﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد13 | جمعۃ المبارک 08/ستمبر2006ء | 15/شعبان1427ہجری قمری ❁ 08/تبوک 1385 ہجری شمسی | شمارہ 36

اہل جنت

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق خبر نہ دوں؟۔
ہرآسانی پیدا کرنے والا، نرم خو ، نرم دل اور لوگوں کے قریب رہنے والا اہلِ جنت میں شامل ہے۔(المعجم الصغیر الطبرانی جلد 1صفحہ72حدیث نمبر 89مکتب اسلامی بیروت 1985طبع اول)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طبّ سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

جو سمجھتا ہے کہ مَیں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔

تقویٰ کے ذریعہ ان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔

27/اکتوبر1905ء بمقام دہلی (بعد نماز جمعہ)۔

چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالبعلم اور طبیب آئے۔ طبّ کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ:

”مسلمانوں کو انگریزی طبّ سے نفرت نہیں چاہئے۔ اَلْحِکْمَۃُ ضَآلَّۃُ الْمُؤْمِنِ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گُم ہو کر کسی اَور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کر لے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی طبّ سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہئے ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم زہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں...... لَیْسَ الْحَکِیْمُ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ لَیْسَ الْحَلِیْمُ اِلَّا ذُوْ عُسْرَۃٍ حکیم تجربہ سے بنتا ہے اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے کیونکہ قضاو قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو فرمایا ہے کہ ﴿فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ﴾(الأنعام :91) ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گزشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم ﷺ کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گزشتہ نبیوں اور ولیوں میں جس قدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ کو دیئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتداء کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے کہ مَیں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے، چاہئے کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے۔ ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طبّ کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ مَیں نے بعض متن کتب طبّ کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طبّ کی ہمارے کتب خانے میں موجود تھی جن میں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنّی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

فرمایا: افسوس ہے کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جُھک جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جس قدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا اور کہا کہ جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہئے تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اَڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائید الٰہی، نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہیں کی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھ دیتا کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکّہ ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اِس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریمؐ کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ ابتلاء آئیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد چہار م صفحہ 507-509جدید ایڈیشن)

84 سال سے ممتاز جماعتی خدمات کی توفیق پانے والے اور معروف قانون دان حضرت مرزا عبدالحق صاحب رحلت فرما گئے

گزشتہ 84 سال سے ممتاز جماعتی خدمات کی توفیق پانے والے، بے لوث خادم سلسلہ، عاشق قرآن، خلافت کے سچے وفادار، جماعت کے لئے غیر معمولی غیرت رکھنے والے معروف قانون دان حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا (پاکستان) میں 26/اگست 2006ء کو بعمر 106 سال وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی پیدائش جنوری 1900ء میں ان کے آبائی وطن جالندھر شہر میں ہوئی۔ ان کے والد بزرگوار کا نام قادر بخش صاحب تھا۔ بچپن میں ہی والدین کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے سب سے بڑے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب کے پاس شملہ میں رہے۔ آپ کے چچا اور بھائی کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے 1916ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بیعت کا خط لکھا اور احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

1921ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ شملہ میں ملازم ہو گئے لیکن ڈیڑھ سال بعد ہی استعفیٰ دے کر لاء کالج میں داخلہ لے لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے توجہ دلانے پر آپ نے قانون کا امتحان پاس کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم کے مطابق 2/جنوری 1926ء کو آپ نے گورداسپور میں وکالت کی پریکٹس شروع کر دی۔

جماعت احمدیہ کی مرکزی مجالس شوریٰ میں شرکت کا حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو ایک منفرد اعزاز حاصل ہے۔ 1922ء میں جب مجلس مشاورت کا آغاز ہوا تو آپ شملہ جماعت کے ممبر تھے۔ وہاں سے جماعتی نمائندے کے طور پر شوریٰ میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد آپ باقاعدگی سے مجالس شوریٰ میں شرکت کرتے رہے۔ ایک دو سالوں کی مجالس شوریٰ کے علاوہ آپ کو اب تک ہونے والی تمام مجالس شوریٰ میں شرکت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں اور بعد میں بھی متعدد بار مجالس شوریٰ کی صدارت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو خدا تعالیٰ نے فہم قرآن اور تحقیق و تدقیق کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خطابات، تقاریر، مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے مضامین، تحقیقی کتب جو ٹھوس علمی موضوعات پر مشتمل ہیں آپ کی محنت کا نچوڑ ہیں۔

آپ کو امیر ضلع گورداسپور و امیر ضلع سرگودھا، امیر صوبہ پنجاب، ممبر صدر انجمن احمدیہ، فنانس کمیٹی کے ممبر، صدر قضاء بورڈ، صدر وقف جدید، صدر تدوین فقہ کمیٹی، مجلس افتاء کے ممبر اور صدر کے عہدوں پر گرانقدر اور بھرپور خدمات کا موقع ملا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اپنی تمام عمر اعلیٰ درجہ کے واقف زندگی کے طور پر خدمت سلسلہ میں گزاری اور آپ کو 106 سال کی عمر میں بھی اس خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے 27/اگست 2006ء کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ انتقال کر گئیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ و حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بہن، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خالہ، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید کی والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مورخہ 29/اگست 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں دوپہر ایک بجے 79 سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ نہایت ملنسار، دعا گو اور غریب پرور تھیں۔

آپ 13/مئی 1927ء کو قادیان میں حضرت سیدہ امّ طاہر کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ آپ نے سکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ گھر میں ہی دینی تعلیم حاصل کی۔ بچپن میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کلاسز میں شامل ہوا کرتی تھیں جہاں سے آپ نے دینی علوم حاصل کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ بے تکلف اور پاکیزہ ماحول میں بچپن گزارا۔

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کے ساتھ آپ کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مورخہ 30/مارچ 1945 کو فرمایا۔ اور آپ کی شادی 24/اکتوبر 1948ء کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ نے اپنی چھوٹی بیٹی مکرمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ کی شادی 1986ء میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب سے کی لیکن وہ شادی کے 13 سال بعد راہ مولیٰ میں شہید

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

ہے صبر و رضا کا مطلب کیا
بس لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

کرتے ہیں اسی کی حمد و ثنا — یہ شمس و قمر یہ ارض و سما
گلشن، وادی، صحرا، دریا — ہر ایک اسی کا مدح سرا
جو کچھ بھی ملا اس سے ہی ملا — حق اس کا بھلا ہو کیسے ادا
ہر چیز سے بڑھ کر اُس کی رضا — ہے صبر و رضا کا مطلب کیا

بس لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

وہ حُسنِ مجسّم نُورِ ازل — وہ زندہ حقیقت ٹھوس اٹل
ہر شے کی حقیقت پَل دو پَل — آیا جو یہاں وہ چَل سو چَل

باقی ہے اگر تو نامِ خدا
بس لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

کانوں کی سماعت لَب کی نَوا — ہاتھوں کی سکت قدموں کی بِنا
آنکھوں کی صفا ذہنوں کی جِلا — اِدراک کی قوت فہم و ذکا
یہ حُسنِ طلب یہ ذوقِ دُعا — یہ عرضِ تمنّا، طرزِ ادا
ہر شے ہے اُسی کی جُود و عطا — وہ رحمتِ کُل مَیں صرف خطا

ہر درد کا درماں روحِ شفاء
بس لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

پھولوں کی مہک بُلبُل کی نَوا — سورج کی کِرن تاروں کی ضیاء
قریہ قریہ، کوچہ کوچہ — جنگل جنگل، صحرا صحرا
وادی وادی، دریا دریا — ہر شے میں وہی ہے جلوہ نما

کیا؟ لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

ملجاء بھی وہی ماویٰ بھی وہی — آقا بھی وہی مولا بھی وہی
رحمٰن وہی اَرحم بھی وہی — نعمت بھی وہی منعم بھی وہی
عادل بھی وہی حاکم بھی وہی — رازق بھی وہی قاسم بھی وہی
وارث بھی وہی رافع بھی وہی — باسط بھی وہی واسع بھی وہی
اوّل بھی وہی آخر بھی وہی — اندر بھی وہی باہر بھی وہی
نیچے بھی وہی اُوپر بھی وہی — باطن بھی وہی ظاہر بھی وہی
منزل بھی وہی رہبر بھی وہی — مرکز بھی وہی محور بھی وہی
غالب بھی وہی قادر بھی وہی — اعلیٰ بھی وہی اکبر بھی وہی
قدوس وہی بے عیب وہی — معبود وہی لاریب وہی
کثرت بھی وہی واحد بھی وہی — نگران وہی شاہد بھی وہی
ربّ ارض و افلاک وہی — معبودِ شہِ لولاکؐ وہی
قیّوم وہی ہشیار وہی — غم آئے تو ہے غمخوار وہی
غفّار وہی ستّار وہی — ہم جیسوں کا پردہ دار وہی

پھر اور کہوں کیا اس کے سوا
بس لَااِلٰــــہَ اِلَّا الــلّٰــہ

((صاحبزادی) امتہ القدوس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

(آٹھویں و آخری قسط)

قوت قدسیہ کے نتیجہ میں عظیم الشان روحانی انقلاب

الٰہی نوشتے ابتداء سے یہ عظیم الشان نوید سنا رہے تھے کہ جب دنیا کا آخر ہوگا تو شیطان اپنی تمام ذریّت اور لاؤ لشکر سمیت اپنے داؤ پیچ، حربوں اور ہتھیاروں سے مسلّح، دجالیت کا لبادہ اوڑھ کر انسانیت پر حملہ آور ہوگا۔ اور مخلوق خدا کو اپنے ربّ کریم سے جدا اور دور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گا۔ اور کوئی کسر باقی نہیں چھوڑے گا (جیسا کہ آج کل ہم اپنی آنکھوں سے یہ حالات اور منظر مشاہدہ کر رہے ہیں)۔ اُس وقت آسمان سے ایک صُور پھونکا جائے گا۔ ایک اندرونی حشر اور قیامت برپا ہوگا۔ شیطان اور انسان کا آخری جنگ ہوگا جس میں انسانیت، شیطان اور اس کی ذریّت و لشکر کو شکست فاش دے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جب ایمان دلوں سے اٹھ کر ثریا تک پہنچ گا۔ دین کا صرف نام اور قرآن کے حروف باقی رہ جائیں گے۔ خدا کے گھر بظاہر تو آباد ہوں گے مگر رشد و ہدایت سے خالی۔ تب خدا تعالیٰ رجل فارس کو بھیجے گا جو پھر سے ایمان کو ثریا سے لا کر دلوں میں گاڑے گا۔

(بخاری تفسیر سورۃ الجمعہ کتاب التفسیر)

دراصل اس میں مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی کی طرف اشارہ تھا کہ وہ ایسی عظیم الشان ہوگی کہ وہ ایمان گُم گشتہ کو ثریا سے واپس لانے کی عظیم طاقت اپنے اندر رکھتی ہوگی۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر عظیم الشان پاک تبدیلی انسانیت کے اندر پیدا کی اور ایسا روحانی انقلاب دنیا میں پیدا فرمایا کہ مخلوق خدا کو شیطان کے پنجہ سے نجات دلا کر خدائے واحد و یگانہ کے قدموں میں لا ڈالا اور انہوں نے خدا کی راہ میں خدا کو پانے کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ ور بڑے بڑے روحانی درجات پائے۔

❁......حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے“۔ (چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 حاشیہ صفحہ 375-376)

نیز فرمایا: ”مسیح کی ہمّت ثریا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم حاشیہ صفحہ 287)

یہ دراصل آپؑ کی قوت قدسیہ کا ہی ذکر ہے اگرچہ اپنی عاجزی اور انکساری کے سبب آپؑ نے قوت قدسیہ کا نام نہیں لیا بلکہ ”مسیح کی ہمت“ سے اُسے موسوم کر دیا ہے۔

اور وہ کیسے ایمان کو ثریا سے واپس لا رہی ہے اور وہ کیا پاک روحانی انقلاب ہیں اور کیا عظیم الشان پاک تبدیلیاں ہیں جو لوگوں میں پیدا ہو رہی ہیں ان کی تفصیل بھی آپؑ نے خود بیان فرما دی ہے۔ فرمایا:

”ہر ایک پہلو سے خدا نے مجھے برومند کیا۔ چنانچہ ہزار ہا شکر کا یہ مقام ہے کہ قریباً چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔ اور خدا نے مجھے وہ عزت دی ہے کہ تمام دنیا میں یعنی یورپ اور ایشیا اور امریکہ میں اقبال مندی کے ساتھ مجھے مشہور کر دیا ...... **مَیں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے میرے ساتھ بیعت کی ہزاروں ان میں متقی ہو گئے اور ایک نمایاں تبدیلی ان کے اعمال میں پیدا ہو گئی**“۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 553)

❁......ایک سرحدی شخص حضور اقدس کی خدمت میں آیا اور سوال کیا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی ہے؟

فرمایا: ”دیکھو **چار لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی ہے**۔ انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے۔ کوئی دن نہیں گزرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 690 جدید ایڈیشن)

نیکی اور صلاحیت میں ترقی کرنے والی جماعت

❁......پھر ایک اور معترض کے جواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم نور الدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا جواب دیں گے۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔

مَیں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پَیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور اُن کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ...... **مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے**۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں“۔

❁......اسی طرح پر اپنی ایک کتاب ’حقیقۃ الوحی‘ میں 76 واں نشان کے طور پر تحریر فرماتے ہیں۔

”براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے ...... کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور مَیں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا۔ اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دئے گئے اور ستائے گئے اور **ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں** اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر مَیں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں۔

جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا در حقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان کے دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 239-240)

❁......پھر ایک مخلص دوست کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ایک مخلص صادق کا خط آیا جو میرے سلسلہ میں داخل ہوے اور وہ یہ ہے کہ میری بڑی تمنّا ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔

حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات سے ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین ؎

می پریدم سوئے کوئے تو مدام
من اگر میداشتم بال و پرے

خاکسار

سید ناصر شاہ۔ اوورسیئر۔ از مقام بارہ مولا۔ کشمیر 15 / اگست 1906ء۔

در حقیقت یہ نوجوان مخلص نہایت درجہ اخلاص رکھتا ہے اور قریب دو ہزار روپیہ کے یا زیادہ اس سے اپنی محبت کے جوش سے دے چکا ہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240 حاشیہ)

پھر فرمایا:

”بہت لوگوں نے جو سعادت اور رُشد سے حصہ نہ رکھتے تھے خدا ترسی اور انصاف سے بے بہرہ تھے مجھے جھوٹا اور مفتری کہا اور ہر پہلو سے مجھے دکھ دینے اور تکلیف پہنچانے کی کوشش کی، کفر کے فتوے دے کر مسلمانوں کو بدظن کرنا چاہا ...... جھوٹے مقدمات بنائے، گالیاں دیں، قتل کرنے کے منصوبے کئے۔ غرض کون سا امر تھا جو انہوں نے نہیں کیا مگر میرا خدا ہر وقت میرے ساتھ ہے ......۔

اور کچھ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سعادت، خدا ترسی اور نور ایمان سے حصہ دیا ہے جنہوں نے مجھے پہچانا اور اُس نور کے لینے کے واسطے میرے گرد جمع ہو گئے جو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی بصیرت اور معرفت بخشی ہے۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے عالم ہیں، گریجوئیٹ ہیں اور ڈاکٹر ہیں، معزز عہدیداران گورنمنٹ ہیں، تاجر اور زمیندار ہیں اور عام لوگ بھی“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 219)؟؟؟

صدق و اخلاص والی مخلص و وفادار جماعت

❁......فرمایا: ”اور مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں اُن کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمّت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامّل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے اُن کو آخر کار بامراد کیا۔

اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ **اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں**۔ ...... اللہ تعالیٰ اُن کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 223-224 جدید ایڈیشن)

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

نیز فرماتے ہیں:

❁......”مَیں یہ خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق اور وفا دکھایا ہے جو صحابہؓ ساعت العُسر میں دکھاتے تھے۔ اگرچہ اشتہار میں مَیں نے چند دوستوں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے اپنے صدق و ہمّت کا نمونہ دکھایا ہے لیکن اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ مَیں دوسروں سے بے خبر ہوں یا اُن کی خدمات کو قابل قدر نہیں سمجھتا۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ کون سرگرمی اور اخلاص کے ساتھ میری راہ میں دوڑتا ہے“۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 225)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و نشانات کا ذکر کرتے ہوئے جو مسیح موعودؑ اور مہدیٔ معہود کے لئے بتائے گئے تھے سورج و چاند گرہن کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد اس روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (جس نے اس پاک جماعت کو صحابہ سے ملا دیا اور ان کے روحانی رنگ میں رنگین کر دیا)۔

فرمایا:

”سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی

لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کرلیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا ،اونٹوں کا بے کار ہونا ،یہ تمام آنحضرت ﷺ کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اس طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو "مِنْھُمْ" کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہؓ کے رنگ میں ہی ہیں۔سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔

اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے **کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے**۔وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔وہ خداتعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نُور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔بہتیرے اُن میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خداتعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ **وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہؓ کو کھینچتا تھا**۔غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خداتعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا"۔

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ306-307)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مالی قربانی

❁......آج کے مادی دور میں جبکہ ساری دنیا مال و دولت سے پیار کر رہی ہے اور دولت سے اتنا پیار ہے کہ اُسے حاصل کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر یہ پاک انقلاب دلوں میں پیدا کیا کہ وہ مال کی محبت چھوڑ کر خدا کی محبت کو اور اس کی راہ میں دینی ضرورتوں کو ترجیح دی جانے لگی۔اپنا پیٹ کاٹ کر، بیوی بچوں کی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر دین کی ضرورت کو مقدم سمجھا اور بے دریغ خدا کی راہ میں اپنے حق حلال کی کمائی لٹانے لگے۔اگر اس بارہ میں انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا ذکر صفحۂ قرطاس پر کیا جائے تو کئی کتب درکار ہوں گی۔مگر نمونہ کے طور پر چند مثالیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں پیش ہیں۔

ایک مثال سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر کی پہلے گزر چکی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیّا کر سکتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 488 جدید ایڈیشن)

❁......"اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں میری محبت بھر دی۔بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی......اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر مَیں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے دستبردار ہو جائیں......تو وہ طیار ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ239-240)

❁......"پنجاب کے لوگ خاص کر بعض افراد اُن کی محبت اور صدق اور اخلاص میں ترقی کرتے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہیں اور سچی اطاعت کے آثار اُن سے ظاہر ہوتے ہیں۔......بایں ہمہ انصاف سے دور ہوگا اگر مَیں تمام دُور کے مریدوں کو ایسے ہی سمجھ لوں کہ وہ ابھی اخلاص اور سرگرمی سے کچھ حصہ نہیں رکھتے کیونکہ صاحبزادہ عبداللطیف جس نے جاں نثاری کا یہ نمونہ دکھایا وہ بھی تو دُور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصوں کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا۔اسی طرح **بعض دور دراز کے مخلص بڑی بڑی خدمت مالی کر چکے ہیں** اور اُن کے صدق وصفا میں کبھی فتور نہ آیا۔......ہر ایک طبقہ کے آدمی خدمت دینی سے بہت حصہ لیتے جاتے ہیں"۔

(روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 58جدید ایڈیشن)؟؟؟

پھر فرمایا:

"بعض ایسے ہیں کہ دو آنے روز محنت کر کے کماتے ہیں اور اس میں سے ہمیں چندہ دیتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں، نمازوں کے پابند ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 58جدید ایڈیشن)؟؟؟

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مالی قربانی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا:

"مولانا مرشدنا، امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں۔......مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔میرا جو کچھ ہے میرا نہیں، آپ کا ہے۔حضرت پیر و مرشد، مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا...... سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں"۔

(فتح اسلام ۔روحانی خزائن جلد 3صفحہ36)

صدق سے بھری ہوئی روحیں

حضرت مسیح موعودؑ ان کی مالی قربانی، مالی خدمات اور ان کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"خداتعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔سب سے پہلے مَیں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نوردین ہے۔مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے **مال حلال کے خرچ** سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔...... **وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسّر ہیں، ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں**۔.........مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جان نثاری جیسے اُن کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے، ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے اُن کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں"۔

(فتح اسلام ۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ35-37)

پاکیزہ روحانی انقلاب

مالی قربانی کا تھوڑا سا ذکر کرنے کے بعد پھر اُس عظیم روحانی انقلاب کا سلسلہ شروع کرتے ہیں جو پہلے جاری تھا۔گو مالی قربانی بھی اس انقلاب اور پاک تبدیلی کا عظیم حصہ ہے جسے اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کا ذکر درمیان میں کر دیا گیا ہے۔

❁......حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔دیکھو نہ ہمارے واعظ ہیں نہ لیکچرار ہیں نہ انجمنیں ہیں مگر جماعت ترقی کر رہی ہے۔ہزاروں نے صرف خواب کے ذریعہ سے بیعت کی۔کوئی ان کو بتلانے اور سمجھانے والا نہ تھا۔......صدق ایسی شئے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے۔ جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہیں تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہیں۔

ایک نمونہ عبداللطیف ہیں کہ ہزاروں مرید رکھتے تھے، ریاست اُن کی تھی، دولت بے شمار تھی، شاہی دستار بند تھے، سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی۔ **کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ میں ہو سکتی ہے؟** کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی میں یہ طاقت ہے؟ یہاں پنجاب میں بھی بہت سے لوگ ہیں کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دئے جاتے ہیں۔قوم، برادری اور گاؤں والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہیں کہ انہوں نے سچ کو قبول کیا ہے......یہاں تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔بعض ایسے ہیں کہ دو آنے روز محنت کر کے کماتے ہیں اور اس میں سے ہمیں چندہ دیتے ہیں۔**تہجد پڑھتے ہیں، نمازوں کے پابند ہیں، خداتعالیٰ کے آگے تضرّع اور ابتہال کرتے ہیں**"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ583-584) ؟؟؟؟

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے اندر جو عظیم انقلاب پیدا ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر مَیں نورالدین کو حکم دوں کہ تُو پانی میں چلا جا تو وہ جانے کے لئے تیار ہے۔اگر مَیں اُس کو کہوں کہ آگ میں داخل ہو جا تو وہ میرے حکم سے آگ میں بھی جانے کو تیار ہے۔وہ کسی طرح بھی میرے حکم سے انکار نہیں کر سکتا۔ مگر مَیں اس کو اپنے سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتا"۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ566-567)

اسی طرح کئی دوستوں کے نام حضور اقدس نے اپنی کتب میں درج کر کے ان کے نیکی، تقویٰ، اخلاص، تعلق باللہ، مالی قربانیوں اور پاک تبدیلیوں کا ذکر فرمایا ہے جس کے لئے الگ کتاب کی ضرورت ہے۔اس لئے اب اس ذکر کو یہیں ختم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے بارہ میں دیگر بزرگوں اور غیر از جماعت افراد کی شہادتیں اور گواہیاں اور مشاہدات و تجربات بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی گواہی

❁......ایک دفعہ نواب خان صاحب مرحوم تحصیلدار نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا:

"مجھے بہت فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پہلے مجھے آنحضرت ﷺ کی زیارت خواب میں ہوتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ565)

❁......ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے ہیں۔میرے لئے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے مَیں نے ان کو چھُوا تو بادشاہ بن گیا"۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ565)

❁......مَیں نے آپ کی صحبت میں یہ فائدہ اٹھایا کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑ گئی......**یہ سب مرزا صاحب کی قوت قدسیہ** اور فیض صحبت سے حاصل ہوا"۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ565)

حضرت مصلح موعودؓ کی گواہی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی کتب، تقاریر اور بادشاہوں کے نام اپنے خطوط میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان پاک روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا ہے جو آپ کی قوت قدسیہ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔چند ایک حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

❁......"اے بھائیو! آپ لوگوں نے اس شخص کا زمانہ پایا ہے جس کے زمانہ کی خبر نوح سے لے کر رسول کریم ﷺ تک سب رسولوں نے دی تھی۔ہاں اس کا زمانہ جو دنیا کے لئے مُنجّی اور سارے جہاں کو ایک دین پر جمع کرنے کے لئے آیا ہے۔جس کا زمانہ قیامت کا زمانہ ہے کیونکہ اس میں سب دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے خدا کی قرناء پھونکی گئی ہے۔ وہ آدم ثانی ہے کیونکہ اس کی قدسی تاثیرات سے اب دنیا کو ایک نئی پیدائش حاصل ہونے والی ہے۔جس طرح پہلے آدم کے ذریعہ اس کو جسمانی پیدائش ملی تھی اب اس آدم ثانی کے ذریعہ سے اُسے ایک روحانی پیدائش ملے گی۔دل بدل دئے جائیں گے۔علوم و عرفان کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔خداتعالیٰ کے زندہ اور قدیر ہونے کے ثبوت اس طرح مہیا کئے جائیں گے کہ گویا انسان اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ لے گا"۔

(انوار العلوم جلد 9صفحہ35)

یہ تو دعویٰ تھا۔اب اس کے ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں:

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کے تعلق باللہ اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا دشمن کو بھی یقین تھا لیکن اپنی اَناؤں اور ضدوں کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے۔

آپ ؐ کی دعاؤں کا اثر تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں کو پہنچتا رہے گا اور آپ کی دعاؤں سے وہ حصّہ لیتے رہیں گے۔

ہمیں جتنی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی زیادہ اور اتنی جلدی ہم آپ ﷺ کی دعاؤں سے حصّہ لیتے چلے جائیں گے، ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں گے جو آنحضرت ﷺ کی سچی پیروی کرنے والوں کا حصّہ ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 18راگست 2006ء بمطابق 18ظہور 1385ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے یہ اعلان کروایا کہ ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾(آل عمران:32) **یعنی تو کہہ کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا، تمہارے گناہ معاف کردے گا۔**

جس ہستی کا، جس شخصیت کا اللہ تعالیٰ سے یہ تعلق ہو کہ اس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے اور اس کے واسطے سے دعا مانگنے سے گناہ معاف ہو جائیں اس کا اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے کس قدر عظیم ہوگا اور اس کی عام باتوں کو بھی یقیناً خدا تعالیٰ دعا کے رنگ میں قبول کر لیتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اس اظہار کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو بھی اس بات کا احساس تھا کہ مَیں بشری تقاضے کے تحت ایک عام بات بھی کروں تو وہ دعا کا رنگ اختیار کر سکتی ہے اور کسی دوسرے کے لئے ابتلاء یا امتحان کا موجب بن سکتی ہے۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے کہ اے میرے پروردگار میں بھی ایک عام آدمی اور عام انسانوں کی طرح غصے میں آ جاتا ہوں اور خوش بھی ہوتا ہوں جس طرح دوسرے لوگ خوش ہوتے ہیں پس اگر میں کسی انسان کے بارے میں بددعا کروں اور وہ درحقیقت اس کا اہل نہ ہو تو میری یہ دعا ہے کہ اے میرے اللہ! میری یہ بددعا اس کی پاکیزگی اور قیامت کے دن درجات کی بلندی کا باعث بن جائے۔ پس یہ تھا آپ کو اپنے خدا پر اپنی دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں یقین۔ اور یہ اس لئے تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ محبوب اپنے محبوب کی ذرا سی بات کو بھی ٹال دے۔ آپ کے اس مقام کا دشمن کو بھی یقین تھا، وہ چاہے آپ کے خدا کی طرف سے ہونے کے قائل تھے یا نہیں یا دعا کی قبولیت کے قائل اس طرح تھے جس طرح ایک مسلمان ہوتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ متاثر ہونے کے باوجود اپنی اَناؤں کے جال میں پھنس کر اس کو کچھ اور نام دیتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ اللہ کے تعلق کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو بہرحال جیسا کہ میں نے کہا آپ کی بات کے پورے ہونے کے دشمن بھی قائل تھے، جبھی تو جنگ احد میں ایک کافر نے آپ کے نیزے سے لگے ہوئے ہلکے سے زخم پر بھی شور مچا دیا تھا کہ مر گیا، مر گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اتنا ہلکا سا زخم ہے، اس سے تم کس طرح مر جاؤ گے؟ اس نے کہا کہ محمد ﷺ نے مجھے ایک دفعہ کہا تھا کہ تم میرے ہاتھ سے مرو گے تو آج اگر محمد ﷺ مجھ پر تھوک بھی دیتے تو خدا کی قسم میں مر جاتا۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ وہ اس زخم سے ہی چند روز میں مر گیا۔ آپ نے یہ جو دعا مانگی تھی کہ میری بددعا کا اگر کوئی اہل نہ ہو تو اسے دعا میں بدل دینا لیکن یہ دشمن اسلام اس بات کا اہل تھا، اس لئے اپنے انجام کو پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔‘‘

(حقيقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22صفحه 119,118)

اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس محبوب، پیارے اور عالی مرتبے کے نبی ﷺ کے ساتھ مختلف مواقع پر آپ ؐ کی باتوں اور دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دے کر اپنا پیارا ہونے کا جو اللہ تعالیٰ نے اظہار فرمایا ہے، اس کا ذکر کروں گا۔ ظاہر ہے اس عظیم نبی کی زندگی کے ان قبولیت دعا کے واقعات کا احاطہ تو نہیں ہو سکتا، بیشمار واقعات ہیں۔ مختلف مواقع کی چند جھلکیاں پیش کی جا سکتی ہیں جو اس وقت میں پیش کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ جب قریش نے رسول کریم ﷺ کی تکذیب اور نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف یہ دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ (بخاری کتاب التفسیر باب سورة الدخان) **اے اللہ! میری مشرکین** کے مقابلے پر اس طرح سات سالوں کے ذریعہ سے مدد فرما جس طرح تو نے یوسف کی سات سالوں کے ذریعہ سے مدد فرمائی تھی۔ مشرکین مکہ کو ایک شدید قحط نے آ گھیرا یہاں تک کہ ہر چیز کو اس نے ملیامیٹ کر دیا، یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیاں اور مردار کھایا اور زمین سے دھوئیں کی مانند چیز نکلنے لگی۔ ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد ﷺ آپ کی قوم تو ہلاک ہو گئی ہے، اللہ سے دعا کریں وہ

ان سے اس عذاب کو دور کردے۔ آپ نے دعا کی اور فرمایا تم پھر اس کے بعد سرکشی کرنے لگ جاؤ گے۔ دعا تو میرے سے کروا رہے ہو لیکن دوبارہ وہی حرکتیں کرو گے۔ مسلمانوں کے ساتھ کفار نے جو ظلم کیا اس پر جب اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا عذاب قحط سالی کی صورت میں نازل ہوا تو پھر بنی نوع کی ہمدردی کی جو تڑپ آپ کے دل میں تھی اس کے تقاضا کے تحت دشمن کے حق میں دعا کی کہ عذاب دور ہو جائے۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرمادیا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مجھے علم ہے کہ تم بھی جس طرح پہلے کرتے رہے تھے یہ عذاب دور ہونے کے باوجود بعد میں وہی حرکتیں کرو گے، لیکن پھر بھی میں تمہاری تکلیف کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ دشمن کو بھی آپ کی دعاؤں پر یقین تھا لیکن اناؤں اور ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب عذاب دور کر دیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح نبیوں کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سخت قحط پڑ گیا، نبی کریم ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک بدو کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے، پس اللہ سے ہمارے لئے دعا کریں۔ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں آسمان پر ایک بھی بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آتا تھا، لیکن خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، آپ نے ابھی ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ بادل پہاڑوں کی مانند امڈ آئے، ابھی آپ منبر سے بھی نہیں اترے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی ریش مبارک پر بارش کے قطرات دیکھے، پھر لگاتار اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی بدو کھڑا ہوا اور راوی کہتے ہیں کہ وہ بدو یا کوئی اور شخص، بہرحال جو بھی شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اب تو مکانات گرنے لگے ہیں اور مال بہنا شروع ہو گیا ہے، پس آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اے اللہ ان بادلوں کو ہمارے اردگرد لے جا اور ہم پر نہ برسا۔ آپ جس بادل کی ٹکڑی کی طرف بھی اشارہ کرتے تو وہ پھٹ جاتی اور اس بارش سے مدینہ ایک حوض کی مانند ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ وادی کنات ایک مہینے تک بہتی رہی، جو شخص بھی کسی علاقے سے آتا تو اس بارش کا ذکر کرتا تھا۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الاستسقاء فی الخطبةیوم الجمعة)

دیکھیں اللہ تعالیٰ کا سلوک کہ بارش اس وقت تک ہوتی رہی جب تک دوبارہ دعا نہ کر دی کہ اردگرد کے علاقوں میں تو ہو جائے لیکن یہاں سے ہٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایسے حالات ہی پیدا نہ کرتا جس سے اتنے قحط کی حالت پیدا ہو جاتی جس سے مسلمان بھی تنگ آئے ہوئے تھے اور پھر بارش اگر ہوتی تو اتنی ہوتی جتنی ضرورت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی مومنوں کی جماعت کو آزمانے اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے اور نبی کے زیادہ سے زیادہ معجزات دکھانے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے جو مومنوں کے لئے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں اور کافروں کے لئے بھی توجہ پیدا کرنے کی وجہ بنتے ہیں۔ اسی طرح بڑے امتحانوں، ابتلاؤں میں بھی ہوتا ہے تاکہ مومنوں کے ایمان میں مضبوطی آئے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان امتحانوں سے گزرنا چاہئے، بہرحال مومنوں اور انبیاء کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آخری نتیجہ مومنوں کے حق میں ہی ظاہر فرماتا ہے۔ اس بات کا تو ضمناً ذکر آ گیا، بیان میں یہ کر رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی قبولیت دعا کے واقعات اور کس طرح وہ مجیب خدا آپ کی باتوں کو پورا فرماتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اپنے خادم انس کے لئے دعا کریں۔ آپ نے دعا کی اے اللہ! اس کے اموال اور اس کی اولاد میں برکت ڈال دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈال۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعوة النبی ﷺ لخادمه بطول العمر و بكثرة ماله)

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت انس کا ایک باغ تھا، اس دعا کے بعد سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت انس کے لئے کثرت مال اور اولاد کی جو دعا مانگی تھی اس کے نتیجہ میں حضرت انس کی زندگی میں 80 کے قریب آپ کے بیٹے اور پوتے اور پوتیاں اور نواسے نواسیاں تھیں اور آپ نے 103 یا بعض روایتوں میں آتا ہے کہ 110 سال تک عمر پائی۔

(اسد الغابہ جلد اوّل زیر اسم انس بن مالک بن النضر صفحہ 178، مطبع دارالفکر بیروت 1993ء)

ایک اور روایت میں آپ کی دشمن کے لئے بددعا اور اس کی قبولیت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے مشورہ کیا۔ مکہ کے ایک کنارے پر اونٹ ذبح کئے گئے تھے، انہوں نے بھیجا اور وہ اونٹ کی اوجڑی اٹھا لائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے اوپر لا کر رکھ دیا۔ حضرت فاطمہ آئیں اور اسے آپ کے اوپر سے اٹھایا۔ اس پر آپ نے فریاد کی اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بددعا ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابومُعیط وغیرہ کے متعلق تھی۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سب کو بدر کے میدان میں مقتولین میں دیکھا۔

(بخاری کتاب الجهاد و السیر باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة والزلزلة)

یہ تھا انجام ان سرداران قریش کا جنہوں نے مکہ میں آپ کا جینا دوبھر کیا ہوا تھا اور جن کی وجہ سے آپ کو اس شہر سے ہجرت کرنی پڑی، جو آپ کا شہر تھا۔ اور ہجرت کے وقت آپ نے مکہ کی طرف دیکھ کر یہ فرمایا تھا کہ اے بستی تو تو مجھے بہت پیاری ہے لیکن تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے جب سرداران قریش کے لئے بددعا کی تو اس لئے نہیں کہ آپ کے دل کی سختی تھی۔ آپ کے دل کی نرمی کی تو کوئی انتہا نہیں تھی، تبھی تو طائف کے سفر پر لوگوں کے ظلم کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہاڑوں کا فرشتہ یہ پیغام لے کر آیا کہ اگر چاہیں تو دو پہاڑوں کو ملا دوں اور لوگوں کو بیچ میں پیس دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں نہیں، انہیں میں سے اللہ کی عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے۔ یہ تھا آپ کا بنی نوع سے ہمدردی کا معیار کہ باوجود اجازت کے بددعا نہیں کی لیکن قوم کے لیڈر چونکہ بددعا کے مستحق تھے، ان کے لئے کی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! دوس قبیلے نے اسلام کی دعوت کا انکار کر دیا ہے اس لئے آپ ان کے خلاف بددعا کریں۔ کسی نے کہا کہ اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ تو دوس قبیلے کو ہدایت دے اور ان کو لے آ۔

(بخاری کتاب الجهاد و السیر باب الدعاء للمشرکین بالهدی لیتالفهم)

اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ملتی ہے کہ طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور عقلمند شاعر تھے۔ جب وہ مکہ آئے تو قریش کے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ اے طفیل! آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں اور اس شخص محمد ﷺ نے عجیب فتنہ برپا کر رکھا ہے، نعوذ باللہ۔ اس نے ہماری جماعت کو منتشر کر دیا ہے۔ وہ بڑا جادو بیان ہے۔ باپ بیٹے، بھائی بھائی اور میاں بیوی کے درمیان اس نے جدائی ڈال دی ہے۔ ہمارے ساتھ جو بیت رہی ہے وہی خطرہ ہمیں تمہاری قوم کے بارہ میں بھی ہے۔ پس ہمارا یہ مشورہ ہے کہ نہ تم اس شخص سے بات کرنا اور نہ اس کی کوئی بات سننا۔ طفیل کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے اتنی تاکید کی کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ میں اس شخص کی بات نہیں سنوں گا اور کوئی بات کروں گا بھی نہیں۔ لیکن مجھے پتہ تھا کہ بیت اللہ میں موجود ہیں تو وہاں جاتے ہوئے میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی تاکہ غیر ارادی طور پر بھی آنحضرت ﷺ کی آواز میرے کانوں میں نہ پہنچے۔ کہتے ہیں کہ جب میں بیت اللہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں بھی قریب جا کے کھڑا ہو گیا تو کہتے ہیں کہ آپ کی تلاوت کے چند الفاظ کے سوا مَیں کچھ نہ سن سکا۔ مگر جو سنا وہ مجھے اچھا کلام محسوس ہوا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، میرا برا ہو میں ایک عقلمند شاعر ہوں، برے بھلے کو خوب جانتا ہوں، آخر اس شخص کی بات سننے میں حرج کیا ہے۔ اگر تو اچھی بات ہو گی تو میں اسے قبول کر لوں گا اور بری ہو گی تو چھوڑ دوں گا۔ طفیل کہتے ہیں کہ کچھ دیر انتظار کے بعد جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے گئے تو میں آپ کے پیچھے ہو لیا، جب آپ گھر میں داخل ہونے لگے تو میں نے کہا اے محمد ﷺ آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں یہ کہا ہے اور میں اللہ کی قسم دے کے کہتا ہوں کہ مجھے اتنا ڈرایا ہے کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈالی ہوئی تھی کہ آپ کی بات نہ سن سکوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پھر بھی مجھے آپ کا کلام سنوا دیا اور جو میں نے سنا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ آپ خود مجھے اپنے دعوے کے بارے میں بتائیں۔ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا اور قرآن شریف بھی پڑھ کر سنایا۔ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اس سے خوبصورت کلام اور اس سے زیادہ صاف اور سیدھی بات کوئی نہیں دیکھی۔ چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں اپنی قوم کا سردار ہوں اور لوگ میری بات مانتے ہیں۔ میرا ارادہ واپس جا کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلانے کا ہے، آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں اگلے دن جب میں اپنے قبیلے میں پہنچا تو میرے بوڑھے والد مجھے ملنے آئے تو میں نے انہیں کہا کہ آج سے میرا اور آپ کا تعلق ختم ہے۔ والد نے سبب پوچھا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو اسلام قبول کر کے محمد ﷺ کی بیعت کر لی ہے۔ والد کہنے لگے کہ اچھا پھر میرا بھی وہی دین ہے جو تمہارا ہے۔ (ان کو اپنے بیٹے کی نیکی اور لیاقت پر یقین تھا)۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ غسل کر کے اور صاف کپڑے پہن کر آئیں میں آپ کو اسلام کی تعلیم کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر کہتے ہیں میں نے انہیں اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میری بیوی میرے پاس آئی۔ مَیں نے اس سے کہا کہ تم مجھ سے جدا رہو، تم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس نے وجہ

پوچھی۔ مَیں نے اسے بتایا کہ مَیں اسلام قبول کر چکا ہوں۔ چنانچہ اس نے بھی سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے قبیلے دوس کو اسلام کی طرف دعوت دی مگر انہوں نے میری دعوت پر توجہ نہ کی تو میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! دوس قبیلے کے لوگ اسلام قبول نہیں کرتے۔ آپ ان کے خلاف بددعا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت فرما، جیسا کہ پہلے روایت میں آیا ہے اور اس وقت نبی کریم ﷺ نے حضرت طفیل کو یہ توجہ بھی دلائی کہ آپ واپس جا کر نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور آرام سے تبلیغ شروع کر دی۔ لیکن آگے آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دعا کس طرح قبول ہوئی، یہ قبیلہ آنحضرت ﷺ کی دعا کے طفیل جنگ احزاب کے بعد اسلام لایا۔ اس کے بعد پھر طفیل بن عمرو مدینہ ہجرت کر آئے اور ان کے ساتھ 70 خاندان اور بھی تھے۔ حضرت ابوہریرہ بھی اس قبیلے کے تھے جو ان 70 خاندانوں کے ساتھ مدینہ میں ہجرت کر آئے تھے۔

(سیرۃ النبویۃ لابن ہشام قصۃ اسلام طفیل لابن عمرو الدوسی، صفحہ 278,277)

تو دعا کی قبولیت کا جب وقت آیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے دیکھیں کس طرح پورا فرمایا اور آہستہ کی تبلیغ سے ان کے دل نرم ہونے شروع ہوئے اور ایک وقت میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اس دعا کے طفیل ایسے ہدایت یافتہ ابوہریرہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے جو آج آنحضرت ﷺ کی روایات ہم تک پہنچا کر ہمارے لئے بھی ہدایت کا باعث بن رہے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ کی دعا کے طفیل اپنی والدہ کے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے انہیں تبلیغ کی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں کہیں۔ میں رسول کریم ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا تو وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے دعوت دی تو انہوں نے آپ کے متعلق نازیبا باتیں کیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ میری والدہ کو ہدایت دے۔ رسول کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی دعا سے خوش خوش واپس ہوا۔ جب میں گھر کے دروازے کے پاس آیا تو وہ بند تھا، میری والدہ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا اے ابوہریرہ ادھر ہی ٹھہر جاؤ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی تو اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کی والدہ نے غسل کیا، کپڑے پہنے، دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور خوشی سے میں رو رہا تھا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیں، خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور نیک کلمات ادا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور ان کو ہمارا محبوب بنا دے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں اس پر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اپنے اس بندے ابوہریرہ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی ہریرۃ الدوسی)

دیکھیں ایک تو آپ کی والدہ کے قبول اسلام کی صورت میں فوری قبولیت دعا کا اثر اور دوسری دعا اس طرح قبول ہوئی، جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ بے شمار احادیث حضرت ابوہریرہ کی روایت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں جن کی وجہ سے حضرت ابوہریرہؓ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آج تک ایک سچا مسلمان جب بھی کسی روایت کو سنتا ہے جو ابوہریرہ کی طرف سے آتی ہے یا کسی بھی حدیث کو (حضرت ابوہریرہ کی بات ہو رہی ہے اس لئے) جب کسی روایت کو سنتا ہے جو اس کی ہدایت کا باعث بنتی ہے تو حضرت ابوہریرہؓ کے لئے دعا بھی نکلتی ہے اور ان کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہونے چاہئیں۔ جنہوں نے آخری سالوں میں آنے کے باوجود بے شمار روایات ہم تک پہنچائیں اور اس نیک کام کرنے کے لئے کئی کئی دن فاقے برداشت کئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے در سے اس لئے نہیں اٹھتے تھے کہ کہیں کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے۔ پس یہی لوگ تھے جو اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے مومنوں کے بھی محبوب بن گئے اور اب رہتی دنیا تک انشاء اللہ بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ کی مجلس میں ہر وقت موجود رہنے اور آپ کی بابرکت باتیں سننے اور انہیں یاد رکھنے کا اس قدر شوق تھا کہ جب آپ شروع میں آئے ہیں تو ذہن اتنا تیز نہیں تھا، تمام باتیں یاد نہیں رہتی تھیں تو بڑے فکرمند ہوتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک روز اپنی اس کمزوری کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت ابوہریرہ خود ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ سے جو باتیں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چادر پھیلائی تو نبی کریم ﷺ نے دعا کی۔ کہتے ہیں اس دعا کے بعد بہت ساری باتیں اور حدیثیں میں نے سنیں مگر میں ان میں سے ایک بھی بات نہیں بھولا۔ (ترمذی کتاب المناقب باب مناقب لابی ہریرۃ)

اور آج دیکھیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کی روایات ہم تک پہنچیں اور آج سب سے زیادہ قابل اعتبار راویوں کی صف میں آپ صف اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مال میں خیر و برکت کی دعا دی۔ کہتے ہیں اس کے بعد جس چیز کو ہاتھ لگاتے تھے اس میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ روایت میں اس طرح ذکر ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے خیر و برکت کی دعا دی۔ عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اس دعا کے نتیجے میں خدا کا اتنا فضل ہوا کہ اگر میں کسی پتھر کو بھی اٹھاتا تھا تو یہ امید ہوتی تھی کہ اس کے نیچے سونا ہوگا۔ اسی کشائش اور آسودگی کی حالت میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کے ترکہ کے سونے کو کلہاڑوں سے توڑ کر تقسیم کیا گیا تھا۔ آپ کی چار بیویاں تھیں اور ہر بیوی کے حصے میں ایک ایک لاکھ دینار آئے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی بیماری کے دوران اپنی ایک بیوی کو طلاق دی تھی اور اس کو 80 ہزار دینار دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ کی وصیت کے مطابق جو صدقات اور وظائف وہ اپنی زندگی میں دیا کرتے تھے ان کے لئے 50 ہزار درہم الگ مقرر کئے۔

(الشفاء لقاضی عیاض جلد اوّل باب الرابع فیما اظہرہ علی یدیہ من المعجزات صفحہ 201)

پھر جنگ احزاب کا واقعہ ہے۔ جنگ احزاب میں بڑے بڑے قبائل اکٹھے ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں کی اس وقت انتہائی خوف کی حالت تھی۔ اس وقت آپ نے مسلمانوں کو فتح اور کفار کی شکست کے لئے دعا کی۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے خلاف یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْھُمْ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق و ھی الاحزاب) اے اللہ جو کتاب کو اتارنے والا ہے اور حساب لینے میں بہت تیز ہے تو گروہوں کو شکست دے، اے اللہ انہیں پسپا کر اور ہلا کر رکھ دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بیرونی حملہ اور اندرونی منافقت کے اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی۔ وہ لوگ جو مدینے کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے آئے تھے، کس طرح خائب و خاسر ہو کر واپس چلے گئے۔ منافق قبیلہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے نامراد اور برباد کر دیا۔ اس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے کہ بنونضیر کو ان کی غداری کی وجہ سے جب مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو انہوں نے اسلام کے خلاف سب طاقتوں کو جمع کر کے مدینہ پر حملے کا ارادہ کیا اور تقریباً دس ہزار سے پندرہ ہزار فوج تیار کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور اس زمانے میں یہ بہت بڑی فوج تھی۔ اس حملے کی خبر پا کر آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسی کے مشورے کے مطابق مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا اور اس کے لئے حضرت سلمان فارسی کے مشورے کے مطابق ہی مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی تا کہ کوئی دشمن اندر نہ آسکے۔ اور غربت کا زمانہ تھا، خندق کھودنے کے بعد اندر تو محصور ہو گئے لیکن راشن کی کمی کی وجہ سے اور خوراک کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت بہت نازک تھی۔ تو اس عرصہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی نشانات دکھائے اور کئی قبولیت دعا کے واقعات بھی ہوئے، یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری دعا قبول ہوئی اور دشمن تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آئندہ بڑی بڑی بادشاہتوں کے زیر نگیں ہونے کی خوشخبریاں بھی آپ کو دیں۔ چنانچہ جب آپ بھوک سے نڈھال تھے، صحابہ کا بھی یہی حال تھا، آپ نے اور صحابہ نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ صحابہ خندق کھود رہے تھے کہ اس وقت راستہ میں ایک چٹان آگئی جو ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آپ نے کدال لے کر وہ چٹان توڑی اور اس توڑنے کے دوران جب آپؐ نے تین دفعہ کدال ماری تو وہ چٹان ٹوٹی۔ اور ہر دفعہ جب آپ کدال مارتے تھے تو ایک حکومت کے ملنے کا نظارہ اللہ تعالیٰ آپ کو دکھاتا تھا۔ چنانچہ پہلی دفعہ جب آپ نے کدال ماری تو آپ کو مملکت شام کی چابیاں دی گئیں اور سرخ محلات دکھائے گئے، دوسری دفعہ جب آپ نے کدال ماری تو اس پر فارس کی کنجیاں آپ کو دی گئیں اور مدائن کے سفید محلات آپ کو دکھائے گئے اور پھر جب تیسری دفعہ آپ نے چٹان پر ضرب لگائی تو یمن کی چابیاں آپ کو دی گئیں اور صنعا کے دروازے آپ کے لئے کھولے گئے۔ اس وقت آپ پر ہنسنے والے ہنستے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ صرف اس جنگ جیتنے کی دعا قبول ہوئی ہے بلکہ آئندہ کی حکومتیں ملنے کی بھی میں اطلاع دیتا ہوں۔

اس موقع پر آپ کی دعا سے خوراک میں برکت پڑنے کا بھی واقعہ ہوا۔ ایک صحابی جابر بن عبداللہؓ نے آپ کے چہرے پر نقاہت اور بھوک کے آثار دیکھ کر گھر جا کر اپنی بیوی سے پتہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں کچھ جو کا آٹا ہے اور ایک چھوٹی بکری ہے۔ انہوں نے بکری ذبح کی اور انہیں کہا کھانا پکاؤ میں آنحضرت ﷺ کو جا کر اطلاع کرتا ہوں۔ تو بیوی نے کہا کہ زیادہ مہمان نہ آ جائیں، مجھے ذلیل نہ کروانا، آنحضرت ﷺ کو بتا دینا۔ تو جابر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کچھ کھانا ہے، آ جائیں، تناول فرمائیں۔ آپ نے پوچھا کتنا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ایک چھوٹی سی بکری ہے اور جو کی چند روٹیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بہت ہے۔ پھر آپ نے آواز دے کر کہا کہ انصار اور مہاجر سارے دعوت پر آ جاؤ۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ پیر پھول گئے، بہت برا حال ہوا لیکن آپ نے کہا کہ جاؤ جب تک میں نہ آ جاؤں سالن کی ہنڈیا چولہے پر رہنے دینا اور اس کو نہ اتارنا اور نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔ پھر آپ نے خود آ کر اپنے سامنے روٹی پکوانی شروع کی اور اپنے ہاتھ سے کھانا تقسیم کرنا شروع کیا۔ اور آپ کی دعا کی قبولیت کے معجزے سے سب نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق و ھی الاحزاب)

پھر دیکھیں آپ کی دعا کی قبولیت کے باوجود بنو قریظہ کی منافقت اور دس سے پندرہ ہزار فوج کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس طرح فتح عطا فرمائی کہ دشمن کو اپنی پڑ گئی۔ اس کا مختصر قصہ یوں ہے کہ جب محاصرہ لمبا ہو گیا تو رات کے وقت اتنی سخت آندھی آئی کہ جس نے کفار کے بہت بڑے کیمپ میں جو کھلی جگہ پر تھا کھلبلی مچا دی۔ خیمے اکھڑ گئے، قناتوں کے پردے ٹوٹ کر اڑ گئے، ہنڈیاں جو چولہوں پر پڑی ہوئی تھیں الٹ گئیں اور ریت اور کنکر کی بارش نے لوگوں کے کان، ناک، آنکھ اور منہ ہر چیز بند کر دیا۔ وہ آگیں جو عرب کے دستور کے مطابق قومی نشان کے طور پر جلائی جاتی تھیں، وہ بجھ گئیں۔ یہ دیکھ کر وہم پرست کفار کے حوصلے بہت پست ہو گئے اور جو پہلے ہی ایک لمبے محاصرے کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو رہے تھے، واضح طور پر کوئی چیز سامنے نہیں آ رہی تھی کیونکہ ایک تو لمبا محاصرہ پھر اتنی بڑی فوج، اس کے کھانے پینے اور انتظامات کا سامان تو ان کی بھی کافی بری حالت تھی۔ ان کو اس چیز سے بہت دھکہ لگا۔ چنانچہ ابوسفیان جو اس سارے لشکر کا سپہ سالار تھا، کئی قبیلوں نے مشترکہ طور پر اس کو اپنا سالار بنایا تھا، وہ اپنے لشکر کو لے کر واپس چلا گیا اور ان کے دیکھا دیکھی باقی بھی جانے شروع ہو گئے اور صبح تک یہ میدان بالکل صاف ہو گیا۔ جو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے آئے تھے، خود ان کو اپنی پڑ گئی اور چلے گئے۔ چنانچہ جب یہ ہو گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے اور اس وقت کی کہ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق و ھی الاحزاب) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی احزاب کو مغلوب کیا، اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

دیکھیں ایک وقت تھا جب دشمن آپ کو مکہ میں آپ کو ختم کرنے کے درپے تھا۔ اس کے ظلم سے تنگ آ کر آپ ﷺ اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی لیکن پھر مدینہ میں بھی دشمن حملہ آور ہوتے رہے۔ جنگ بدر ہوئی، احد ہوئی، احزاب ہوئی لیکن پھر مدینہ میں بھی جنگ بدر میں یہ لوگ جس طرح حملہ آور ہوئے اس میں بھی آپ ﷺ نے بدر کے دن دعا کی کہ اگر آج مسلمان شکست کھا گئے تو کفار نے ان میں سے پھر کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا اور پھر اے خدا! تیرا نام لیوا دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے تسلی دی کہ فکر نہ کرو، فتح تمہاری ہے اور غلبہ اسلام کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ دشمن نے عبرتناک شکست کھائی۔ پہلی روایت میں میں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ کس طرح بدر کی جنگ میں دشمن کے سردار واصل جہنم ہوئے۔

پھر اُحد کی جنگ ہوئی اور باوجود دشمن کے حق میں پانسہ پلٹنے کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت بڑے نقصان سے محفوظ رکھا۔ پھر جنگ احزاب کی تھوڑی سی تفصیل آپ نے سنی ہے اور قبولیت دعا کے نظارے بھی دیکھے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ جب ایک تھے تو اے محمد ﷺ دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ اے میرے پیارے نبی میں تو تیری پہلے دن کی دعائیں سن چکا ہوں اور ان کو قبولیت کا درجہ دے چکا ہوں اور تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ دین اب قیامت تک ختم ہونے والا نہیں بلکہ تمام دینوں پر غالب آنا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے سامنے گزشتہ امتیں پیش کی گئیں، میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے اور کسی کے ساتھ چند افراد ہیں اور کسی نبی کے ساتھ دس افراد ہیں اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد ہیں اور کوئی نبی اکیلا ہی ہے۔ اسی اثناء میں میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا، میں نے پوچھا اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں، جب میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ مجھے کہا کہ دوسری طرف بھی افق پہ دیکھو، جب ادھر دیکھا تو وہاں بھی لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ تو جبریل نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں 70 ہزار لوگ ایسے ہیں جو بلا حساب اور بغیر سزا کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ تو جبریل نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دم درود نہیں کرتے اور نہ ہی بدفال لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ تو اسے ان لوگوں میں شامل کر دے۔ اس پر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ حضور نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت اور پہل حاصل کر چکا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب)

پس یہ جو روایت ہے، یہ پیشگوئی ہے، جس میں آپ کی دعاؤں کی تا قیامت قبولیت کا نظارہ دکھایا گیا ہے۔ آپ کو جنگ احزاب میں تو تین بڑی طاقتوں کی کنجیاں دی گئی تھیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ تمام دنیا کی اکثر آبادی آپ کی امت میں شامل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بتا رہا ہے کہ آپ کے غلام صادق جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے، کی جماعت نے، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو تمام باطل دینوں پر غالب کرنا ہے۔ اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ آپ کی امت میں تا قیامت نیکیوں پر قائم رہنے والے اور صالح عمل کرنے والوں کی بڑی تعداد موجود رہے گی اور آپ کو تسلی دلائی ہے کہ آپ کی دعاؤں کا اثر تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں کو پہنچتا رہے گا، آپ کی دعاؤں سے وہ حصہ لیتے رہیں گے۔ اور آپ نے یہ بھی نصیحت کر دی کہ صرف میری دعا سے ہی نہیں بلکہ نیک اعمال کر کے ان نیک لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جو بغیر حساب جائیں گے، تمہارے نیک عمل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں اور وہ تمہاری غلطیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے تمہیں جنت میں ڈال دے، کوشش کرو کہ اس کے فضلوں کو جذب کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں جتنی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو گی اتنی زیادہ اور اتنی جلدی ہم آپ ﷺ کی دعاؤں سے حصہ لیتے چلے جائیں گے، ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں گے جو آنحضرت ﷺ کی سچی پیروی کرنے والوں کا حصہ ہیں، اتنی جلدی ہم دشمن اسلام اور دشمن احمدیت کو خائب و خاسر ہوتا دیکھ لیں گے، اتنی جلدی ہم فرعونوں اور ہامانوں کی تباہی کے نظارے دیکھ لیں گے۔ پس فانی فی اللہ کی دعاؤں سے فیض پانے کے لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ میں نے امریکہ کے دورہ کے بارے میں کہا تھا کہ دعا کریں اور امریکہ کی جماعت کو بھی اس بارے میں کہا تھا۔ تو دنیا کی مختلف جگہوں سے، ملکوں سے احمدیوں کے خطوط، فیکسیں آئیں، جنہوں نے اپنی خوابیں لکھیں اور پریشانی کے اظہار کئے۔ اور ساروں کے یہی مشورے تھے کہ نہ جائیں اور پھر امریکہ والوں نے بھی بڑا سوچ کے یہ فیصلہ کیا، کچھ واضح طور پر تو نہیں کیا، لیکن دونوں طرف کی آپشن دے دی کہ آئیں بھی اور نہ بھی آئیں۔ بہرحال پھر مَیں نے یہی فیصلہ کیا کہ فی الحال نہ جایا جائے۔ وہاں سے بہت سارے لوگوں نے مجھے انفرادی طور پر بھی لکھا ہے۔ تو بہرحال پچھلے دو دنوں سے جو واقعات ہو رہے ہیں وہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں کہ نہ جانے کا فیصلہ ٹھیک ہی ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور موقع پر انشاء اللہ بہتر حالات فرمائے گا تو چلے جائیں گے۔

دوسرے مَیں ایک یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ دنیا سے خاص طور پر پاکستان سے جلسے کے دنوں میں مبارکباد کے اور جلسے کی کامیابی کے بہت سارے خطوط آئے ہیں۔ ہماری ڈاک کی ٹیم کوشش تو یہ کر رہی ہے کہ ان کے جواب دیئے جائیں لیکن ان کی تعداد کوئی تقریباً 30,25 ہزار ہے اور جہاں تک میرا سوال ہے میں تو دستخط کر دیتا ہوں، تھکتا نہیں ہوں لیکن جواب لکھنے مشکل ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ سب کو جواب نہ پہنچیں۔ تو اس پیغام کے ذریعہ سے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ احمدیت کی ترقی کے نظارے ہمیں دکھاتا رہے اور اپنی تائید و نصرت کے جلوے دکھائے اور اپنی حفاظت اور پناہ میں ہم سب کو رکھے۔

بقیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ از صفحہ نمبر 4

❁......" اب خدا کے فضل سے تین چار لاکھ احمدی ہیں جن میں سے اکثر صحابہؓ کے صدق کا نمونہ پھر دکھا رہے ہیں۔ بیسیوں ہیں جو دہریت کی عمیق غار میں گرے ہوئے تھے مگر حضرت اقدس کی تعلیم سے متاثر ہو کر اب **فنافی اللہ** ہو رہے ہیں۔ سینکڑوں ہیں جو طرح طرح کے شرکوں اور بدعتوں کو چھوڑ کر **خدا اور رسول کے دلدادہ وشیدا** ہو رہے ہیں۔ وہ جنہیں اسلام کے نام سے نفرت تھی اب اس پر جان دیتے ہیں اور وہ جو ایمان کے نام سے ناواقف تھے اب دوسروں کو ایمان کی طرف بلاتے ہیں۔......غرض ان کے وجود کی برکت سے اسلام کا پاک چہرہ پھر دنیا پر مہر عالم تاب کی طرح چمکا۔ اور دوست و دشمن نے اس کی سچائی کا اقرار کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات پر بہت سے مسلمانوں نے اس بات کو مانا کہ ان کا ہر ہر لفظ مردہ دلوں کے لئے مسیحائی کا کام کرتا تھا۔ پس یہی کام تھا جس کے لئے وہ آئے تھے اور پورا کر کے چلے گئے اور یہی تعلیم ہے جو ان کی سچائی کو ظاہر کرتی ہے"۔

(انوار العلوم جلد اول صفحہ 167)

❁......"مسیح موعود کی اندرونی اصلاح کا یہ کام ہے کہ آپ نے **ایک زبردست جماعت** قائم کر دی ہے **جو تقویٰ اور طہارت میں ایک نمونہ ہے** اور دشمن بھی اس بات کے معترف ہیں کہ جہاں کوئی شخص احمدی ہوتا ہے اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے اور اس کے اندر ایسی اصلاح پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی پہلی زندگی کا اگر نئی زندگی سے مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اور ہزاروں ہیں جو اخلاص میں ترقی کرتے کرتے صحابہؓ کا نمونہ ہو گئے ہیں۔ اور دین کے لئے اپنی جان اور اپنا مال اور اپنا وطن اور اپنے عزیز رشتہ داروں کی قربانی ان کی نظروں میں حقیر ہے"۔

(انوار الاسلام جلد دوم صفحہ 141)

❁......امیر کابل (افغانستان) کو مخاطب کر کے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "قوت احیاء" کے عنوان کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب بپا ہوا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کل انبیاء اسی غرض کے لئے مبعوث کئے گئے تھے کہ مُردوں کو زندہ کریں۔ اور اولوالعزم انبیاء کی صداقت پرکھنے کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ ان کے ہاتھوں سے مُردے زندہ ہوں۔ اور اگر کوئی یہ معجزہ نہ دکھا سکے تو اس کا دعویٰ نبوت ضرور مشکوک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اس قسم کے مُردے زندہ کر کے دکھا دے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے کیونکہ وہ احیاء بغیر اذن اللہ کے نہیں ہو سکتا اور جسے اذن اللہ حاصل ہو گیا اس کے سچے ہونے میں کیا شک رہا۔

اے بادشاہ! یہ نشان حضرت اقدس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے کثرت سے ظاہر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اور کسی نبی کی تاریخ اور اس کے حالات سے اس وضاحت کے ساتھ اس نشان کے ظہور کا پتہ نہیں چلتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت اقدس اس دنیا میں تشریف لائے تھے جس وقت نہ صرف روحانی موت ہی دنیا پر طاری تھی بلکہ مرے ہوئے لوگوں کو اس قدر عرصہ ہو گیا تھا کہ جسم گل سڑ گئے تھے اور افتراق شروع ہو گیا تھا۔ یہ ایسی سخت موت تھی کہ اس موت کی حسرتناک حالت سے تمام انبیاء علیہم السلام لوگوں کو ڈراتے آئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں "اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہُ الدَّجَّالَ وَاِنِّی اُنْذِرُکُمُوْہُ"۔ یعنی حضرت نوحؑ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں جس نے دجّال کے فتنہ سے اپنی قوم کو نہ ڈرایا ہو اور مَیں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔

پس دجّالی فتنے سے مارے ہوئے لوگوں سے زیادہ زندگی سے دور دوسرے مُردے نہیں ہو سکتے۔ اور ایسے امیدوں کی حد سے گزرے ہوئے مُردوں کا زندہ کرنا درحقیقت ایک بہت بڑا مشکل کام تھا مگر آپ نے یہ کام کیا اور ہزاروں لاکھوں مُردے زندہ کر کے دکھا دئے۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جس کی نظیر رسول کریم ﷺ کی جماعت کو مستثنیٰ کر کے دوسری جماعتوں میں نہیں ملتی۔

......حضرت اقدس علیہ السلام چونکہ رسول کریم ﷺ کے فیوض روحانیہ کے جاری کرنے اور آپ کی برکات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے تھے اور مسیح محمدی کا مقام بلند رکھتے تھے آپ کے ذریعہ سے **اللہ تعالیٰ نے بہت سے مُردے زندہ کئے** اور ایسے مردے زندہ کئے کہ اگر ان پر چشمہ محمدیہ کا پانی نہ چھڑکا جاتا تو ان کے جینے کی کوئی امید ہی نہیں ہو سکتی تھی"۔ (انوار العلوم جلد 7 صفحہ 583)

❁......اسی طرح پاک انقلاب کے ذریعہ جو خدا کا عرفان اور الٰہی صفات لوگوں کے اندر پیدا ہوئیں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"پس صرف جماعت میں قربانی اور ایثار کا پیدا ہونا جو صرف نیک نیتی پر دلالت کرتے ہیں نہ کہ خدا کی طرف سے ہونے پر، کافی نہیں بلکہ صفات الٰہیہ کا جماعت میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ یعنی جس طرح وہ کامل انسان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے خدا تعالیٰ کی صفتِ علم اور خلق اور احیاء اور شفاء اور رزق اور مِلک وغیرہ کا مظہر تھا اسی طرح اس کی جماعت میں ایسے افراد پیدا ہو جائیں جو اس کی صحبت سے ایسی ہی صفات اپنے ظرف کے مطابق حاصل کر لیں اور گویا اس شخص کے ذریعہ سے مُردہ روحوں کا ایک حشر ہو جائے اور اسی دنیا میں قیامت آ کر، قیامت کے منکروں پر ایک حجت ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس صفت کو اپنے وجود سے ثابت کر رہی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کا جلال رخصت ہو گیا۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نئی روح دنیا میں پیدا کر دی ہے اور آپ کی جماعت میں سے ہزاروں انسان ایسے ہیں جنہوں نے آپ کی زندگی سے زندگی پائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کر کے اور اُس سے ایک لطیف اتّصال حاصل کر کے یقین اور وثوق کا مقام پایا ہے اور پھر اس کی صفات اُن کے اندر بھی پیدا ہو گئی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہو گئے ہیں۔ بلکہ مَیں یہ کہوں گا کہ **بیشتر حصہ احمدی جماعت کا ایسا ہے جس نے اپنے نفس میں معجزات کو دیکھا ہے**۔ کسی نے کم اور کسی نے زیادہ۔ **اور حضرت کا فیض آپ کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ جاری ہے** اور جب تک خدا چاہے گا اور لوگ آپ کی تعلیم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں گے جاری رہے گا۔ اِنْشَآءَ اللّٰہ وَھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ"۔ (انوار العلوم جلد 8 صفحہ 217-218)

❁......پھر اس عظیم قوت قدسیہ کے ذریعہ پاک تبدیلی اور روحانی انقلاب کے نتیجہ میں عرفان الٰہی، محبت الٰہی اور تعلق باللہ کے نتیجہ میں جو توحید سے پیار اور غیرت جماعت میں پیدا ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"**ہماری جماعت جو احمدی جماعت ہے اس کو مذہب کے لئے غیرت دی گئی ہے**۔ لوگوں کو تجارت کے لئے غیرت ہے، زراعت کے لئے غیرت ہے، بہت لوگوں کو ملک کے لئے غیرت ہے۔ مگر جو خدا کی جماعتیں ہوتی ہیں انہیں لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کے لئے غیرت ہوتی ہے ملک جاتے ہیں تو جائیں، حکومتیں مٹتی ہیں تو مٹیں، زراعتیں برباد ہوتی ہیں تو ہوں، تجارتیں تباہ ہوتی ہیں تو ہوں، زمینیں چھنتی ہیں تو چھن جائیں اور اگر ظالموں کی طرف سے ننگ و ناموس پر حملہ ہو اور وہ جائے تو چلی جائے مگر وہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے کہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ مٹ جائے۔ اس کی حفاظت کے لئے وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر وطنوں سے بے وطن ہونا پڑے تو کچھ پرواہ نہیں، اگر مال چھنتے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ عہدے اور امارتیں لی جائیں تو کچھ حرج نہیں وہ ان سب چیزوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتی ہیں۔ اگر نہیں چھوڑتیں اور نہ چھوڑنے کے لئے تیار ہوتی ہیں تو وہ ایک ہی چیز ہے یعنی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"۔

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 15)

❁......پھر آپ کی قوت قدسیہ کے ذریعہ برپا شدہ عظیم روحانی انقلاب اور پاک تبدیلی کا ایک اور نقطہ نگاہ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"دیکھو یا تو وہ وقت تھا کہ یورپ، امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے۔ یا اب ہمارے مبلغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس **حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا** کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں کے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں۔......اب یورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو لکھتے ہیں کہ ہم نہیں سو سکتے جب تک کہ حضرت مرزا صاحب پر درود نہ بھیج لیں۔ اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکل کر آنحضرتؐ کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں"۔

(انوار العلوم جلد 6 صفحہ 28)

❁......پھر اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍جولائی 1935ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں جو اخلاقی انقلاب بپا ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اسی طرح آنے والے لوگ آئیں گے اور وہ تمہارے ان مظالم کو یاد کر کے کہیں گے: **خدا کے مسیح پر ہزاروں رحمتیں ہوں کہ اس نے اپنی قوت قدسیہ سے ایک ایسی قوم پیدا کر دی جو ان صبر آزما حالات میں بھی پُرامن رہی**۔ اور اس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیا۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گندی گالیاں جو دو سال سے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جا رہی ہیں اگر ان میں سے ایک گالی بھی لندن میں مسیح ناصری کو دی جائے تو وہ گالی دینے والا انگریزوں کے ہاتھ سے نہ بچ سکے اور باوجود تہذیب وشائستگی کے دعووں کے ان میں سے کئی ایسے کھڑے ہوں جو اُسے ہلاک کر دیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں ہی یہ توفیق دی ہوئی ہے کہ ہم گالیاں سنتے ہیں مگر اس کے حکم کے ماتحت پُرامن رہتے ہیں۔ پھر بھی ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم جوش دکھاتے ہیں۔ لیکن زمانہ یکساں نہیں رہے گا۔ نہ یہ حاکم رہیں گے، نہ یہ رعایا رہے گی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور پھر ایک اور زمانہ آئے گا، نئے حاکم ہوں گے اور نئی رعایا ہوگی۔ اس دن لوگ اقرار کریں گے کہ انتہاء درجہ کے مظالم ہونے کے باوجود احمدیہ جماعت نے اس صبر سے کام لیا جس صبر کا نمونہ صرف انبیاء کی جماعتیں ہی دکھا سکتی ہیں۔ وہ دن ہماری فتح کا دن ہوگا اور اس دن فخر سے ہم اپنی گردنیں اونچی کر سکیں گے۔ اس دن دنیا تسلیم کرے گی ہمارے اخلاق کی برتری کو۔ اور دنیا تسلیم کرے گی کہ سوائے خدا تعالیٰ کے مامور کی جماعت کے اور کوئی جماعت اس قسم کا نمونہ نہیں دکھا سکتی"۔ (الفضل قادیان 9؍جولائی 1935ء)

❁......ایک اور موقعہ پر اس روحانی و پاک تبدیلی اور انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ مگر جمعہ کے دن دو بجے مَیں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپے سے زیادہ کی جائیدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ جن میں پچاس سے زیادہ مربع زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپے کے وعدے ہیں۔ یہ وہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نشانات ہیں جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے (اپنے آپ کو) گرا دینے کے لئے کہہ دوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ مَیں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو جلتے تنوروں میں کُود کر دکھا دیں۔

اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔

خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے۔ دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آ سکتا۔ تب خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اناڑی لوگوں کو دنیا میں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بھجوایا اور انہوں نے ہزاروں افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش بنادیا۔ ...... جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا وہاں تھوڑے ہی دنوں تک تم دیکھو گے ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

قوموں نے ہماری مخالفت کی ہلکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ...... تم مت سمجھو کہ اس وقت مَیں بول رہا ہوں۔ اس وقت مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے‘‘۔

(تقریر 12/مارچ 1944ء برموقع جلسہ یوم مصلح موعود۔ بمقام لاہور۔ الفضل 18/فروری 1958ء صفحہ 17-18)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

❁...... حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کا مالی قربانی کے لحاظ سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پہلا جلوہ اس روحانی زندگی کا یا روحانی حرکت کا جو ان وجودوں میں نظر آیا وہ یہی ہے کہ کسی نے ایک چونی چندہ دے دیا، کسی نے اٹھنّی چندہ دے دیا یا کسی نے روپیہ اور کسی نے دو روپے۔ اور اس وقت کے حالات کے زیر نظر دلوں کی یہ اتنی بڑی تبدیلی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے نام اپنی کتب میں درج کر کے ان کے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایک فعال اور زندہ جماعت پیدا ہو چکی ہے اس لئے جو لوگ نئے نئے آ کر اس میں شامل ہوتے ہیں ان پر پرانے مخلصین کو بعض دفعہ غصہ آتا ہے کہ یہ لوگ چندہ کم کیوں دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی اپنی حالت یا ان کے باپ اور دادا کی حالت یہ تھی کہ چونی خرچ کر کے قیامت تک کی زندگی حاصل کر لی۔ ٹھیک ہے کہ ہم آپ علیہ السلام کے فیض اور آپ کے خلفاء کی روحانی برکات کے نتیجہ میں زیادہ چست ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیوں کے لئے زیادہ ہمت دیتا چلا جاتا ہے لیکن ہماری ابتداء تو دونی اور چونی سے ہوئی تھی نا؟؟

اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں انہیں بھی تو تربیت حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت دینا چاہئے اور ان کے متعلق غصّہ کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ایسے ماحول سے نکل کر آئے ہیں جس میں خدا کے نام پر ایک دھیلا دینا بھی موت سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے نئے ماحول میں داخل ہوئے ہیں جس میں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سب کچھ قربان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو تربیت پاتے ہوئے کچھ وقت لگے گا‘‘۔ (خطبات ناصر جلد اول صفحہ 230)

الرفیع شادی ہال

ربوہ میں پہلا ائر کنڈیشنڈ شادی ہال

رابطہ کے لئے:

رشید برادر ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

ٹیلیفون نمبر: دوکان: 0476-211584

شادی ہال کا نمبر: 0476-216047

موبائل: 03007713128

اغیار کی نظر میں

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ ایسا پاک اور عظیم الشان روحانی انقلاب جو دنیا میں برپا ہوا دنیا نے اسے کس نظر سے دیکھا۔ ان دیکھنے والوں اور قریب سے مشاہدہ کرنے والوں میں بڑے بڑے عالم، فضلاء، وکلاء، ادیب، سیاستدان، لیڈران قوم و مذاہب سب کی آراء و تبصرے شامل ہیں۔ لیکن یہاں صرف چند ایک مثالیں ہی پیش کی جاسکتی ہیں۔

❁...... مسٹر محمد اسلم جرنلسٹ صاحب اپنے ذاتی مشاہدہ کی روداد اس پاک روحانی انقلاب کے بارہ میں یوں منصّۂ شہود پر لاتے ہیں:

’’**اس جماعت کے اکثر افراد بمقابلہ باقی اسلامی فرقوں کے زُہد و تقویٰ میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اُن میں اسلام کی محبت کا جوش ایک صادقانہ پہلو لئے ہوئے ہے**۔ ...... قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں مَیں نے دیکھی کہیں نہیں دیکھی ...... جو کچھ مَیں نے قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریاء توحید پرستی تھی‘‘۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ 300)

❁...... مسٹر فریڈرک، ایک جرمن سیاح نے قادیان کی سیاحت کی اور جو انقلاب عظیم اور پاک تبدیلی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی اسے صفحہ قرطاس پر یوں لاتے ہیں:

’’**قادیان**، دہلی اور آگرہ کی طرح شاندار عمارات کا مجموعہ نہیں۔ **لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے**۔ یہاں پر دن جو گزارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔ ...... مَیں نے ایشیا میں ایک لمبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوبارہ دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا نمبر سب سے اوّل ہے‘‘۔

(ریویو آف ریلیجنز مئی 1932ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ 340)

❁...... جماعت کے ایک معاند عبدالرحیم اشرف آزاد صاحب اس عظیم پاک تبدیلی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

’’ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے اس نئے مذہب کی خاطر اپنی برادریوں سے علیحدگی اختیار کی۔ دنیاوی نقصانات برداشت کئے اور جان و مال کی قربانیاں پیش کیں ...... یہی وہ لوگ ہیں جن کے بعض افراد نے کابل میں سزائے موت کو لبیک کہا۔ بیرون ملک دور دراز علاقوں میں غربت و افلاس کی زندگی ختیار کی‘‘۔

(ہفت روزہ المنبر لائیلپور 21/مارچ 1952ء صفحہ 10)

❁...... ہندوستان کے نامور ادیب علامہ نیاز فتح پوری نے اپنے مشاہدے، تجربے اور جذبات کا اظہار یوں کیا:

’’بانیٔ احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے ...... ان کی دعوت اصلاح ...... اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ ’’قلزم آشامی‘‘ چاہتا ہے۔ اور شاید یہ میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور کیا جائے تو مَیں بلاتکلف کہہ دوں گا کہ:

’’**وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست و بصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا ...... انہوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں**‘‘۔

(رسالہ ’نگار‘ لکھنؤ۔ نومبر 1959ء)

❁...... ایشیا کے نامور شاعر علامہ اقبال اس عظیم روحانی انقلاب کا نقشہ اپنے الفاظ میں یوں کھینچتے ہیں:

’’پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں‘‘۔

(قومی زندگی اور ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر۔ صفحہ 84۔ الفضل انٹرنیشنل 12/ دسمبر 2003ء صفحہ 9)

❁...... دیار غیر کے ایک اور بڑے نمائندے نے اس انقلاب کو اس انداز سے دیکھا۔ ایڈیٹر اخبار سٹیٹس مین دہلی لکھتے ہیں:

’’قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا جس نے **اپنے گرد و پیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا ہے**۔ یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی منعکس ہیں‘‘۔

(سٹیٹس مین دہلی۔ 12/فروری 1949ء)

❁...... اخبار ’وکیل‘ امرتسر نے یوں خراج تحسین پیش کیا:

’’مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رفعت نے ...... بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور رشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا کہ ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا ہے ...... وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ...... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو‘‘۔

(اخبار ’وکیل‘ جون 1908ء)

❁...... مسٹر والٹر ایم۔ اے، سیکرٹری آل انڈیا کرسچین ایسوسی ایشن کی گواہی اور مشاہدہ اس پاک روحانی انقلاب کے بارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ وہ اپنی انگریزی کتاب ’’احمدیہ موومنٹ‘‘ میں اپنی چشمدید گواہی یوں دیتے ہیں:

’’مَیں نے 1916ء میں قادیان جا کر (حالانکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال گزر چکے تھے) ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آج کل مفقود ہے۔

قادیان جا کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ **ایک مسلمان کو محبت اور ایمان کی وہ رَو جسے وہ عام مسلمانوں میں بے سود تلاش کرتا ہے، احمد کی جماعت میں بااَفراط ملے گی**‘‘۔

❁...... پادری ایچ کریمر، امریکن مشنری۔ اس عظیم روحانی انقلاب کے بارہ میں اپنے تأثرات یوں بیان کرتے ہیں:

’’**ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت کو دیکھ کر دل سے بے اختیار تعریف نکلتی ہے**۔ ...... مَیں جب قادیان گیا تو مَیں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اسلامی جوش میں اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں‘‘۔

(’مسلم ورلڈ‘ اپریل 1931ء۔ بحوالہ سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 300)

❁...... مشہور عالم پادری ’زویمر‘ نے قادیان کی سیروسیاحت کے بعد اپنے مشاہدات تأثرات کو یوں قلمبند کیا:

’’یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو غیر ممکن کو ممکن ثابت کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ راسخ الاعتقادی کا یہ عالم ہے کہ وہ پہاڑوں کو جنبش دینے والی ہے‘‘۔

(چرچ مشنری ریویو۔ لندن۔ بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ 301)

❁❁❁❁❁❁❁

شعبہ سمعی و بصری و ترجمانی جلسہ سالانہ یوکے 2006ء

شعبہ سمعی و بصری و ترجمانی جلسہ سالانہ کا ایک اہم شعبہ ہے جس کے تحت جلسہ گاہ میں ہونے والی تمام تقاریر کی ریکارڈنگ اور مختلف زبانوں میں ان کے تراجم کا کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لاؤڈ سپیکر اور جلسہ گاہ میں پاور سپلائی اور مختلف شعبہ جات کو جلسہ کی کارروائی کی آڈیو ویڈیو سپلائی بھی اس شعبہ کی سپرد ہوتی ہے۔ برطانیہ میں ہونے والے جلسہ میں گزشتہ کئی سالوں سے مکرم منیر احمد صاحب فرخ اس شعبہ کے ناظم ہیں جو افسر جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے ماتحت ان سب کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ یوکے نئی جگہ ’’حدیقۃ المہدی‘‘ میں منعقد ہوا جس کے لئے نئے سرے سے بہت سی پلاننگ اور تیاری کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ مکرم منیر احمد صاحب فرخ کے ساتھ ان کے نائبین اور رضا کاران کی ایک بڑی ٹیم نے دن رات بڑی محنت سے مفوضہ فرائض کو انجام دیا۔

امسال 12 زبانوں میں تراجم کی سہولت مہیا کی گئی جن میں اردو کے علاوہ انگریزی، عربی، جرمن، فرنچ، انڈونیشین، بنگلہ، رشین، سپینش، ٹرکش، البانین اور بوزنین شامل ہیں۔ اس نظامت کے تحت جلسہ کی تمام کارروائی اور انگریزی ترجمہ کی ریکارڈنگ کا انتظام بھی ہوا۔

مکرم ناظم صاحب سمعی بصری و ترجمانی کے مطابق قریباً ڈیڑھ ہزار مرد و خواتین نے ترجمانی کے اس انتظام سے جلسہ گاہ میں فائدہ اٹھایا۔ علاوہ ازیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی ان مختلف زبانوں میں تراجم کو نشر کیا گیا۔

جلسہ گاہ کے علاوہ حدیقۃ المہدی میں 53 مختلف شعبہ جات میں کلوز سرکٹ ٹی وی اور سیٹلائٹ ڈشوں کے ذریعہ بھی جلسہ کی کارروائی سننے اور دیکھنے کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔

الحمدللہ کہ تمام انتظامات نہایت عمدگی سے مکمل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

حدیقۃ المھدی میں منعقدہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی لوکل پریس میں کورتج

(رپورٹ: خالد منیر احمد۔ شعبہ پریس ڈیسک)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ برطانیہ حدیقۃ المہدی میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔گزشتہ سال جب آلٹن کے علاقہ میں اوک لینڈ کا زرعی فارم جماعت احمدیہ برطانیہ کی جلسہ گاہ کے طور پر خریدا گیا تو مقامی لوگوں کے ذہنوں میں کئی خدشات تھے۔مگر دو چیزوں کا انہوں نے برملا اظہار کونسلرز کے ساتھ میٹنگ میں کیا کہ اس اجازت کے ساتھ جلسہ کے موقع پر گاؤں کی تنگ سڑکوں پر ٹریفک کا اژدحام ہوگا اور اس خاموش اور پرسکون ماحول میں شور کی آلودگی بہت زیادہ ہوگی۔مقامی پریس بھی نمایاں طور پر ان خدشات کو اخبارات اور مقامی ریڈیو پر شائع اور نشر کر رہا تھا۔

نومبر 2005ء میں مقامی اخبار ’’بورڈن ہیرالڈ‘‘ نے نمایاں طور پر مقامی باشندوں، کونسلرز اور احمدیہ وفد کے ساتھ میٹنگ کے دوران ان امور پر سوال و جواب کی محفل کی خبر شائع کی۔اس محفل میں خدا کے فضل وکرم سے ورلڈہیم پیرش کے کونسلر کی مدد ہمارے حق میں تھی اور جب جماعت کے نمائندگان نے جماعت کا تعارف، جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور جماعت کے نظم ونسق کے متعلق بتایا تو بہت سے شرکاء مطمئن دلوں کے ساتھ لوٹے۔

اس نشست میں آلڈرشاٹ پولیس کے نمائندہ نے بھی حاضرین کو گزشتہ سال رشمور کے علاقہ میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے متعلق بتایا کہ کس منظّم طریقہ سے اس جماعت کے رضا کار ماہرانہ انداز میں ٹریفک کا نظم ونسق سنبھالتے ہیں۔انہوں نے خاص طور پر اس بات کا حوالہ دیا کہ ان کے جلسہ میں ٹریفک کا خلل یہاں کے ائرشو(Air Show)کے مقابلہ پر بہت کم ہوتا ہے۔اس خبر میں اس بات کا ذکر بھی کیا گیا کہ سلبورن پیرش کونسل کی میٹنگ میں چیئرمین پیٹر چیپ مین نے کہا کہ ’’ہمیں یہ قبول کر لینا چاہئے کہ یہ چیز (جلسہ سالانہ) ہوکر رہے گی۔ان لوگوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان کے جلسے ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔

جہاں بہت سے لوگ خوش تھے وہاں کچھ ابھی بھی غیر مطمئن تھے۔ان لوگوں نے ’’فرینڈز آف ایسٹ ورلڈہیم‘‘(FEW) کے نام سے ایک گروہ بنالیا کہ وہ کونسل کے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے رہیں گے۔

خدا کے فضل سے جب جلسہ سالانہ کا وقت آیا تو جہاں احمدیت کے پروانے جوق در جوق دنیا کے تمام گوشوں سے جلسہ گاہ میں آئے وہاں ملکی پریس، کیا اخبارات ریڈیو اور کیا ٹیلی ویژن والے جلسہ سالانہ کی کارروائی اور جماعت کے متعلق معلومات لینے، اسے شائع کرنے اور نشر کرنے کے لئے تواتر سے دوران جلسہ آتے رہے اور اس موقع پر بہت سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے انٹرنیشنل پریس ڈیسک کے سابق انچارج اور سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم کی کمی محسوس کی جو گزشتہ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے تھے۔

موجودہ انچارج پریس ڈیسک مکرم عارف ناصر صاحب اور ان کی ٹیم نے اس خلاء کو پُر کرنے کی بھرپور کوشش کی اور تواتر سے تمام متعلقہ اخبارات کو بروقت پریس ریلیز بھجواتے رہے جس کے نتیجہ میں برطانیہ کے دو بڑے مشہور ومعروف اردو اخباروں ’’روزنامہ نیشن‘‘ اور ’’روزنامہ اوصاف‘‘ نے روزانہ کی کارروائی خاص طور پر حضور انور کی تقاریر کے خلاصے شائع کئے۔

جلسہ کے بعد آلٹن کے علاقہ کے اخبارات میں جلسہ کی کامیابی کی خبریں شائع ہوئیں جن میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا کہ جلسہ کے متعلق بعض لوگوں کے جو خدشات تھے وہ بے بنیاد نکلے۔

4/اگست 2006ء کے ’’آلٹن ہیرلڈ‘‘ میں سرورق پر جلی سرخی کے ساتھ خبر شائع ہوئی کہ ’’نہ کوئی بدنظمی یا ٹریفک کا مسئلہ جبکہ تیس ہزار احمدیوں نے جلسہ میں حصہ لیا۔ پولیس، کنونشن کی انتظامیہ کی معترف ہے‘‘۔ اخبار نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ باوجودیکہ تیس ہزار لوگ اس مقام پر اکٹھے ہوئے مقامی لوگوں نے مثبت انداز میں ردّعمل کا اظہار کیا۔اخبار لکھتا ہے کہ انٹرنیشنل پریس اینڈ پبلی کیشنز کے سید عارف ناصر نے احمدیوں کی تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس جگہ کو اس کے بلند معیار پر برقرار رکھیں گے۔

اسی خبر میں اخبار لکھتا ہے کہ یہ حقیقتاً ایک بین الاقوامی جلسہ تھا جس کے مقرر یوگنڈا کے آفیشلز سے لے کر امریکہ اور روس کے نمائندگان تک تھے اور اس کے علاوہ اور بہت سے پارلیمنٹ کے ممبران بھی شامل تھے۔اسی اخبار نے اندرونی صفحات پر پورے صفحے کا جماعت کا تفصیلی تعارف بمعہ جلسہ کے شرکاء اور کارکنان کی تصاویر کے نمایاں طور پر شائع کیا اور مختلف عہدیداران کے براہ راست انٹرویوز اور جلسے کا تعارف اور حضور اقدس کی تقاریر کے حصے نشر کئے۔مندرجہ ذیل اخبارات کے نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے موقع پر شرکت کی:

فارنہم ہیرالڈ، بورڈن ہیرالڈ، آلٹن ہیرالڈ، بورڈن پوسٹ، برمنگھم میل، نوائے جنگ، ٹیلیگراف اینڈ آرگس اور واشنگٹن ٹائمز۔

ان اخبارات میں سے کچھ نے سرورق پر شہ سرخیوں کے ساتھ جلسہ کی خبریں شائع کیں۔اس کے ساتھ ساتھ آدھے آدھے صفحہ کی خبریں حضور اقدس کی تصاویر، عہدیداران اور انٹرنیشنل پریس ٹیم کی تصاویر اور انٹرویوز نمایاں طور پر شائع کئے۔

برطانیہ کے مختلف علاقوں کے مشہور اور مقبول ریڈیو سٹیشنوں اور نیٹ ورک کے نمائندگان نے جلسہ کی کارروائی اور انٹرویو اور جلسہ کی کارروائی بھی نشر کی۔ان کے نام درج ذیل ہیں۔

ڈیلٹا ایف ایم، سن رائز ریڈیو یارکشائر، بی بی سی ریڈیو لیسٹر، بی بی سی ایشین نیٹ ورک، بی بی سی سدرن کاؤنٹیز ریڈیو، بی بی سی ورلڈ سروس، سن رائز ریڈیو لندن۔

ٹیلی ویژن کے نمائندگان میں سے I T V Meridian نے جلسہ سے ایک روز پہلے ہی جمعرات کو بڑی تفصیل کے ساتھ جلسہ سالانہ کے انتظامات اور کارروائی کا احاطہ کیا اور اپنی صبح وشام کی خبروں میں نمایاں جگہ دی۔ان خبروں میں انہوں نے جلسہ کے کارکنان کے انٹرویوز دکھائے جس کے ساتھ روٹی پلانٹ اور جلسہ گاہ کی ڈاکومنٹری اور مقامی لوگوں (آلٹن کے رہائشیوں) کے تاثرات جلسہ کے متعلق دکھائے۔

بی بی سی ٹی وی نیوز اور بی بی سی ٹی وی ساؤتھ نے اپنی خبروں میں جلسہ کے آغاز، کارروائی اور جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کے متعلق بتایا۔

برٹش سیٹلائٹ نیوز نے جلسہ کے آخری روز ’’برطانوی مسلمانوں کی طرف سے امید کا پیغام‘‘ کے عنوان سے کہانی چھاپی جس میں اس بات کا ذکر کیا گیا کہ تیس ہزار احمدی مسلمان دعاؤں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے اور ان کے رہنماؤں نے کہا کہ وہ امید کا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان برطانوی سوسائٹی میں شامل ہوں۔ترکی، قبرص کے ٹی وی Genc TV نے مولانا جلال شمس صاحب کا ترکی زبان میں انٹرویو لیا اور ترکی زبان میں ترجمہ کے کیبن کو بھی فلمایا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان مساعی کے نیک ثمرات مرتب فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ ازصفحہ اول

ہوگئے تو آپ نے اس غم کو بہت صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔اسی طرح جب 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی تو اس صدمہ کو بھی وسیع حوصلے سے برداشت کیا اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کی۔آپ کے بچوں میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید، محترمہ امتہ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امریکہ، محترمہ امتہ الواسع ندرت صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ربوہ، محترمہ امتہ الناصر نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد شاہ صاحب نیروبی کینیا ہیں۔(مکرم صاحبزادہ غلام قادر احمد صاحب کی شہادت کے بعد محترمہ امتہ الناصر صاحبہ کی یہ دوسری شادی ہے)۔

مرحومہ بہت دعاگو، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور دن کے مختلف وقتوں میں نوافل ادا کرتی رہتی تھیں۔آپ کو ایک لمبا عرصہ سیکرٹری ناصرات لجنہ اماءاللہ پاکستان کے عہدہ پر خدمات کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ موصوفہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس غم کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، جملہ اہل خاندان حضرت مسیح موعودؑ آپ کی اولاد اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب قمرؔ وفات پاگئے

نامور اور بزرگ مربی سلسلہ، فدائی اور قدیمی خادم دین محترم مولانا جلال الدین صاحب قمرؔ مورخہ 24/ اگست 2006ء کو ساڑھے چار بجے سہ پہر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 83 سال وفات پاگئے۔چند ماہ پہلے گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا تھا جس کی وجہ سے آپ صاحب فراش تھے۔آپ نصف صدی سے زائد عرصہ تک جماعت کی بے لوث خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ 5/مئی 1923ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد صاحب کا نام مکرم علم الدین صاحب تھا۔آپ مختلف زبانوں کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔اردو اور پنجابی کے علاوہ آپ کو عربی، فارسی، عبرانی، سواحیلی، لوگنڈا اور انگریزی زبانوں پر دسترس حاصل تھی۔آپ کا وقف 5/مارچ 1946ء کو قبول ہوا اور جماعت کے لئے آپ کی عملی خدمات کا آغاز ہوا۔آپ کو ٹانگانیکا، فلسطین، یوگنڈا، کینیا وغیرہ میں بطور مبلغ سلسلہ اور اسی طرح جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔

محترم مولانا نہایت مخلص، ذہین، محنتی، دعاگو اور عالم باعمل خادم سلسلہ تھے۔آپ نے مختلف ممالک میں دلجمعی اور لگن سے خدمات کیں۔آپ کو عربی زبان سے خاص شغف تھا۔جامعہ احمدیہ میں ہردلعزیز استاد تھے۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000—— FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

جہنم کا کمیشن ایجنٹ

مشہور احراری لیڈر قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی نیوانارکلی لاہور میں تقریر کا ایک دلچسپ اقتباس:۔

''ملک بنا اسلام کے نام پر مگر اسلام ہے کہاں؟ اگر یہی اسلام ہے تو پھر کفر کسے کہتے ہیں۔ اگر یہ کفر ہے تو پھر اسلام کہاں ہے۔ اس کا لیبل نہ لگاؤ۔ اس فراڈ سے ہم کب نکلیں گے...... آج کل کی خطابتیں کسے کہتے ہیں۔ ''اوئے راتی ساڈا مولوی آیا سی۔ ویکھیا کنج ساریاں نوں کافر بنایا۔ دوسرا کہتا ہے آج رات ہمارا شیر آئے گا تم سب کو جہنم میں نہ پہنچائے تو ہمارا نام بدل دینا واہ واہ بھائی!!! مولوی ہے یا جہنم کا کمیشن ایجنٹ۔ یہ وعظ ہے یا قہر خداوندی ۔ ایک آیا اس نے دوسرے کو کافر کہا اور دوسرا آیا تو اس نے پہلے کو جہنم پہنچا دیا ؎

آنکھیں کہیں کہ دل نے کیا ہمیں خراب
اور دل کہے کہ آنکھوں نے ہمیں ڈبویا''

(''قاضی احسان احمد شجاع آبادی''۔صفحہ258-259۔تالیف محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی۔ناشر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان۔ اشاعت ستمبر 1998ء)

مسلمان انجمنوں کی تدفین کا منصوبہ

جناب سید محمد سلیمان ندوی صاحب نے رسالہ معارف (ماہ ستمبر 1933ء) کے شذرات میں ''فکروعمل کی وحدت'' کے لئے یہ منصوبہ مسلمانان ہند کے سامنے رکھا کہ:

''مسلمانوں کا سیاسی انتشار اب کچھ چھپا راز نہیں۔ ہم نے پہلے مسلم لیگ بنائی، پھر خلافت قائم کی ، پھر جمعیت کھڑی کی ۔ بعدازاں مسلم کانفرنس کو پیدا کیا پھر جماعت احرار میدان میں آئی۔ ان میں سے ہر ایک کو مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کا دعویٰ ہے اور ہر ایک پوری قوم کی زبان ناطق بننے کی مدعی ۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کا کوئی پروگرام اب تک نہ قابل عمل ہوسکا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس سے پہلے کہ مسلمانوں کو اصلاح کی دعوت دی جائے ضرورت ہے کہ ان انجمنوں کی شکست وریخت کی جائے۔ ان میں سے بعض کو دفن کر دیا جائے اور بعضوں کے مقاصد بدل دئے جائیں اور صرف ایک انجمن قائم رکھی جائے''۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا مکتوب ایک ملتانی شاہ صاحب کے نام

خلیفۂ برحق کی شناخت کا معیار

اکتوبر 1912ء کا واقعہ ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ (1841ء۔13/مارچ1914ء) کی خدمت اقدس میں ملتان کے ایک شیعہ دوست نے خلیفہ برحق کی شناخت کے بارہ میں متعدد سوالات ارسال کئے۔ نیز لکھا کہ ماہ جون سے چار عریضے لکھ چکا ہوں ۔ پہلے تین کے جواب جناب کی طرف سے مفتی محمد صادق صاحب مدیر ''بدر'' موصول ہوچکے ہیں۔ بقیہ استفسارات کی طرف بھی توجہ فرمائی جائے۔

حضور انور نے اس کے جواب میں درج ذیل مفصل مکتوب 24/اکتوبر 1912ء کو قلم مبارک سے رقم فرمایا جو ''کلام امیر'' صفحہ 81-83 مشمولہ بدر 28/نومبر 1912ء میں سپرد اشاعت ہوا۔

''مکرم معظم حضرت شاہ صاحب۔

السلام علیکم۔ مفتی اور خاکسار کے پاس ہزارہا خطوط آتے ہیں۔ کس کس کو محفوظ رکھیں۔ نمبر ایک اور دو پر جناب نے کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ نمبر3 پر اعتراض ہے جس کو کسی سے مخالفت نہ ہو وہ کیونکر معلوم کرے کہ فلاں مدعی حق پر ہے۔

جناب من یہ سنت اللہ ہے ۔ نیکوں کی مخالفت ہوا کرتی ہے۔ بلکہ انبیاء تک مخالفت وعداوت ضروری ہے۔ غور فرماویں۔ ﴿وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا﴾ (الانعام: 113) اور عام ارشاد مومنوں کو ہے ﴿تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّاللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الانفال:61) جو مخالف نہیں وہ اور اعدا دین کو دیکھے۔

دوسرا اعتراض قرآن کریم میں خلفاء کے نام نہیں ۔ مَیں نے عرض کیا تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء قیامت تک ہونے تھے۔ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو بتایا نہیں بلکہ فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾۔ خلفاء کی عمر ساٹھ ستّر کے درمیان حد سوا سو برس ہوتی۔ تو کس قدر اسماء خلفاء کے قرآن میں سماتے اور آخر فیصلہ نام سے تو ہرگز نہ ہوتا۔ اب تک ہزاروں امام علی ،علی امام ،علی،حسن ، حسین،جعفر،محمد نام کے موجود ہیں۔ کس کس کو امام مانیں۔ پھر فیصلہ آخر تائیدات الٰہیہ پر ہی ہوتا۔ تو نام کا ذکر لغو جاتا۔ تعالیٰ سبحانہ عن ا للغو۔

باقی رہا اجماع کا جھگڑا، سو مولانا شاہ صاحب مَیں تو اس طرف آیا ہی نہیں ۔ مجھ پر اعتراض کیا ہوا۔ ہاں مَیں بھی سنی ہوں ۔ گو ہمارے مخالف مجھے کافرا کفر کہیں۔ یہی ان کے پاس سرو پا ہے۔ اور ان کے پاس ہے ہی کیا جو دیں۔ مگر میرے وہم میں کبھی نہیں آیا کہ خلافت کو اجماع سے ثابت کروں۔ پھر آپ کیوں بار بار اجماع کا جھگڑا لے بیٹھتے ہیں ہاں جو سنّی اجماع سے خلافت ثابت کرتے ہیں ان سے آپ دریافت فرماویں۔

تیسرا اعتراض کہ نام ہوتا تو کیا مفید نہ ہوتا ۔ نام ونشان دونو پورا پتہ دیتے ۔ جواب عرض ہے کہ میرا اور آپ کا کام نہیں کہ اللہ رسول کو سمجھائیں اور بتائیں۔ اے اللہ تو اس طرح کرتا تو اچھا ہوتا۔ پھر نام ہوتا تو قرآن کریم میں ہوتا اور کتنے نام ہوتے ۔ چھ ،بارہ ، پچاس، سو، ہزار، لاکھ، کروڑ ، بے انتہا۔ سنئے زیدی شیعہ ہیں ان کے یہاں زید بن علی بن حسین بن علی علیہم السلام امام ہیں نہ محمد بن علی علیہما وعلی آبائہما السلام۔

کیسانی محمد بن علی ابن حنیفہ کو امام برحق موجود صاحب العصر یقین کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے اب تک وہ رضوی میں موجود ہیں ۔ آغا خانی کو اب غالباً امام پچاسویں نمبر پر مانتے ہیں۔

امامیہ اثنا عشر۔ بارہ پر ختم ہیں۔ خارجی ہر پچیس برس بعد ایک امام ضروری یقین کرتے ہیں اور بعض پچاس برس کے بعد امام کا آنا ضروری کہتے ہیں۔ شاہ صاحب مَیں نے جہاں تک مذہب اسلام پر غور کیا ہے ان کی عمدہ سے عمدہ اور فی الواقع عمدہ پاک کتاب قرآن مجید ہے۔ اس میں تو نام نہیں ۔ رہی کلینی ،تہذیب استبصار من لا یحضرہ الفقیہ ،نہج البلاغہ،تفسیر منسوب بامام حسن عسکری علیہ السلام ،شیعہ کی کتب عزیز میں قاموس الشریعۃ ،ایضاح وبیاء مسند ربیع ،خوارج کی عمدہ کتابیں، بخاری، مسلم ،سنیوں کی مایہ فخر ان میں کوئی مرفوع متصل مسند ہاں متواتر جو مدار یقین وایمان ہو مجھے نہیں ملی ۔ تو فرمایئے جب ان مذاہب کے پاس ایسی بیّن فہرست ہو تو میرا کیا قصور ہے۔ غالباً ان مصنفوں کو کوئی متواتر حدیث ملی نہیں جس میں یہ فہرست نہ ہو۔ ہاں اپنے اپنے گھر کے لئے اپنی جماعت کے لئے خوشکن باتیں فرمادی ہیں مگر وہ دوسرے پر تو حجت نہیں ہوسکتیں۔

آپ میرے عریضہ پر مخلی بالطبع ہو کر غور فرمائیں۔ مَیں تو اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہوں۔ مگر جو طریق آپ نے اختیار فرمایا ہے وہ طریق میری سمجھ سے دور ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے آمین۔

چوتھا اعتراض کامیابی سے کیا مراد ہے۔ غرض ہے کہ وہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ (المومن:52)۔ اور فرماتا ہے ﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ (النور:56)۔

مَیں نے کیا کہنا ہے اور مَیں کون ہوں جو کچھ کہوں ۔ آج کوئی مدعی منجانب اللہ ہو کر ملک گیری میں کامیابی والا مجھے آپ بتائیں ۔ مَیں اس پر غور کروں گا اور جدھر اشارہ آپ نے فرمایا ہے وہ بحث ابھی آپ کے میرے درمیان نہیں آئی ۔ اصولی بحث میں شخصی جھگڑا، ہنوز دہلی دور است ۔

مَیں صفین ،کربلا کے واقعہ ہائلہ سے بے خبر تو نہیں مگر سر دست اس بحث کا وقت نہیں اور نہ موقع ہے۔ بندہ رخصت ہوتا ہے۔ والسلام ۔

نوردین

24/اکتوبر12ء''

؎
ہمارا کام تھا وعظ و منادی
سو ہم سب کر چکے وَاللّٰہُ ہادی

بیوی بچوں کو دوستوں کو نماز کی تلقین کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''اپنے بیوی بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کیا کریں۔ نماز قائم کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان خود نماز پڑھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ لوگوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ پس آپ اپنے ماحول میں روزمرہ کا یہ اسلوب بنالیں، زندگی کا یہ دستور بنالیں کہ اپنے دوستوں کو بھی تلقین کیا کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی تلقین کیا کریں۔

قرآن کریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق آتا ہے ﴿وَکَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا﴾ (مریم:56) کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اپنے اہل کو نماز کی تلقین کیا کرو۔ فرمایا: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی﴾ (سورۃ طٰہٰ :133) اور اس بات پر صبر کے ساتھ قائم رہ یعنی اے رسول! اس بات سے ہرگز نہ ہٹیں۔ نماز باجماعت کے لئے کہتے چلے جائیں۔ کہتے چلے جائیں۔ آخر ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمہاری تذکیر سے اور تمہاری نصیحت سے بے نمازیوں کے دل بھی مغلوب ہوجائیں گے۔ اگر تم ان کو کہتے چلے جاؤ گے اور نہیں تھکو گے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

پس احباب جماعت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو، اپنے بچوں کو، اپنے ساتھیوں کو، اپنے دوستوں کو نماز باجماعت کی ہمیشہ تلقین کرتے رہیں۔ اگر یہ چیزیں آپ کریں تو پھر معاشرہ خواہ کیسا برا ہو، کیسا مخالفانہ ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی نمازوں کی حفاظت ہوتی رہے گی، ویسے بھی یہ سادہ سادہ اور چھوٹی سی باتیں ہیں کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ بہت معمولی بات ہے لیکن فوائد کے اعتبار سے بہت بڑی بات ہے، اس کے نتیجہ میں نماز کے ظاہر کی حفاظت بھی ہوجائے گی۔

اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ ہے اپنی نمازوں کو اللہ کے پیار سے بھرنے کا۔ جب بھی نماز ادا کیا کریں سوچ کر اور سمجھ کر نماز ادا کیا کریں۔ سورۂ فاتحہ اگر کسی کو ترجمہ کے ساتھ نہیں آتی تو ترجمہ سیکھے اور ترجمہ کے ساتھ پڑھا کرے کیونکہ یہ علم ومعرفت کا ایک لامتناہی خزانہ ہے اس میں حق وحکمت پر مشتمل ایسی دعائیں ہیں جن کا فیض کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ اس کی بعض آیتیں ایسی ہیں جو ہر صورت حال پر اطلاق پا جاتی ہیں اور پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ جماعت احمدیہ تو اس بات کی قائل ہی نہیں ہے کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے (اور نماز کے اندر انہوں نے سمجھا کہ عربی الفاظ کے سوا ہم کچھ بول نہیں سکتے) اس لئے آپ یہ بتائیں کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہوں لیکن نماز کے بعد جن کو اجازت نہ ہو دعا کرنے کی تو وہ کس وقت دعا کریں اور کس طرح کریں۔ میں نے ان سے کہا اول تو یہ مسئلہ ہی غلط ہے کہ نماز میں اپنی زبان میں دعا نہیں ہوسکتی۔ ہم تو اس کے قائل نہیں ہیں لیکن اس کے علاوہ نماز خود ایک کامل دعا ہے۔ ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جس کی انسان کو ضرورت پڑسکتی ہو اور اس کی دعا نماز میں موجود نہ ہو''۔

(مشعل راہ جلد سوم ص 16)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

جماعت احمدیہ لائبیریا

کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

کیپ ماؤنٹ، بومی، بونگ اور مونسٹراڈو کاؤنٹیز سے وفود کی شمولیت

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ۔ مبلغ لائبیریا)

لائبیریا میں طویل عرصہ کی خانہ جنگی کے بعد جب حالات بہتر ہوئے تو 2001ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پرشفقت اجازت اور دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو چوتھا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق نصیب ہوئی لیکن اس کے بعد خانہ جنگی نے پھر زور پکڑا اور امن و امان نہ ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ لائبیریا تین سال تک جلسہ سالانہ منعقد نہ کرسکی۔ اقوام متحدہ کی امن فوج کی لائبیریا میں تعیناتی کے بعد جب حالات بہتر ہوئے تو جماعت احمدیہ لائبیریا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پرشفقت اجازت اور دعاؤں کی برکت سے پانچواں کامیاب جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

جلسہ سالانہ کی تیاری و انتظامات کے سلسلہ میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کمیٹی مقرر فرمائی اور انتظامات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے مختلف شعبوں مثلاً تزئین، سمعی بصری، لنگر خانہ، ٹرانسپورٹ اور رجسٹریشن وغیرہ میں تقسیم کیا۔

پہلا دن

جلسہ سالانہ کا آغاز 30/دسمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ لائبیریا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں رجوع الی اللہ اور منافرت کو ختم کر کے خدا کی وحدانیت کے نیچے باہمی محبت و اتحاد سے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد خاکسار نے تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم الانبیاء'' کی۔ بعد میں مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب نے ''اسلام کے اعلیٰ اخلاق'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے ''جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمات'' کے عنوان سے خطاب کیا، بعد ازاں مکرم عبدالرحمٰن صاحب ماسکوئے سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''جہاد کا حقیقی اسلامی تصور'' کے عنوان سے مدلل تقریر کی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے پہلے سیشن کے مہمان خصوصی مکرم الحاج ابوبکر جنکن سکاٹ (Mr. Abubakr Jenkins Scott) ڈپٹی وزیر خارجہ تھے۔ اجلاس کے اختتام پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ حقیقی طور بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے نیز کہا کہ جو بھی اچھی بات کہے اس کو قبول کرنا چاہئے۔

پہلے دن کے دوسرے سیشن کی کارروائی کا آغاز رات 8:30 بجے بعد نماز مغرب و عشاء مکرم وانی کیٹا صاحب صدر جماعت احمدیہ سانوے کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اسماعیل کونیہ (Mr. Ismael Connch) لوکل مبلغ سلسلہ نے درس حدیث دیا جس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جو رات گئے تک جاری رہی۔ سامعین نے انتہائی دلچسپی سے سوالات کئے اور تسلی بخش جواب پا کر بہت خوش ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کا پہلا دن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ لائبیریا کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم علی ساما صاحب (Mr. Ale Samah) لوکل مبلغ نے درس قرآن کریم دیا بعد ازاں ''منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' مکرم حسن جنکا (Mr. Hassan Jenkai) نے پیش کیں۔ جس کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز صبح دس بجے مکرم محمد انن صاحب (Mr. Muhammad Annan) سیکرٹری صنعت و تجارت کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر باہ صاحب (Honorable Dr. Bah) ڈپٹی وزیر صحت تھے۔

تلاوت و نظم کے بعد خلافت احمدیہ کے عنوان سے مکرم حسن جنکا صاحب لوکل مبلغ نے تقریر کی جس کے بعد ''کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے؟'' کے عنوان سے مکرم منصور احمد ناصر صاحب پرنسپل شاہ تاج احمدیہ جونیئر ہائی سکول نے مدلل تقریر کی۔ قرآن کریم اور بائبل سے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اس کے بعد مکرم اسماعیل کونیہ نے ''جماعت احمدیہ کا مالی نظام'' کے عنوان سے تقریر کی۔

جلسہ کے اختتام سے قبل مہمان خصوصی نے خطاب کیا اور جماعت کی بنی نوع انسان کی خدمات خصوصاً طبّی خدمات کو بہت سراہا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب سے جماعت کو نوازا اور ہدایت کی کہ جو باتیں آپ نے یہاں سنی ہیں ان پر عمل کریں اور جو جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے ان کو سنائیں اس طرح جلسہ سالانہ کی برکات پورے سال پر ممتد ہو جائیں گی۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔

اس جلسہ میں کیپ ماؤنٹ، بومی، بونگ اور مونسٹراڈو کاؤنٹیز کے 450 سے زائد افراد نے شرکت کی اور جلسہ کو لائبیریا کے تین بڑے قومی اخبارات The Inquirer, The News اور The Analyst نے کوریج دی اور اپنی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں آرٹیکل شائع کئے۔ اسی طرح لائبیریا کے تین بڑے قومی ریڈیو اسٹیشن The Star Radio, Power F.M اور Dc 101 نے جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو جنہوں نے اس جلسہ کے انتظامات میں حصہ لیا بہترین جزا عطا فرمائے اور ساری جماعت کے لئے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک بنائے۔ آمین

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ جرمنی
از صفحہ نمبر 16

20/اگست 2006ء بروز اتوار

سوا چار بجے نماز تہجد حافظ طارق احمد صاحب چیمہ نے پڑھائی اور نماز فجر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی کی اقتدا میں ادا کی گئی جس میں حاضری 880 تھی۔ جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس القرآن ''عمل صالح'' کے موضوع پر دیا۔

اجلاس اوّل

صبح کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد جلال صاحب شمس، نے ''اُمتِ مسلمہ کا اتحاد خلافت سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت کی تاریخ، اختلافات کی وجہ، خلافت عثمانیہ کا خاتمہ اور بعد میں خلافت قائم کرنے کی کوشش پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی، جو روزنامہ الفضل ربوہ کے چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں، نے ''سیرت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ'' بیان کی۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے ''عدل و انصاف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

روزانہ کی طرح آج بھی تبلیغ ہال میں جرمن، عرب، ترک، افغانی، ایرانی، فرانسیسی، افریقن، رشین، روما وغیرہ قومیتوں کے غیر از جماعت دوست تشریف لاتے رہے۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بعد دوپہر ہوئی جس میں 70 کے قریب مہمان شریک ہوئے۔ آج 9 زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ 50 موبائل آلات ترجمانی کی سہولت سے بڑے بچوں اور نوجوانوں نے فائدہ اٹھایا۔ وقفہ کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔

آخری اجلاس

آخری اجلاس کی کارروائی میں تلاوت قرآن کریم کے بعد منہائیم شہر کی نمائندہ خاتون محترمہ ''مارینے باڈے صاحبہ'' نے احباب کو انتظامیہ کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام دیا۔ مقامی ضلع کے کمشنر صاحب کا لکھا ہوا پیغام مکرم راجہ محمد یوسف صاحب نے پڑھا۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے اپنے اختتامی خطاب میں غیر مسلم مورخ و ادیبوں کے وہ حوالہ جات پڑھے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھے ہیں۔ آپ کی تقریر کا موضوع ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' تھا۔

دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فضا دیر تک نعروں اور ترانوں سے گونجتی رہی۔ 29 ممالک سے 1215 مہمانان سمیت آج حاضری 19254 تھی۔

مخزن التصاویر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی طور پر مخزن التصاویر کے نام سے نئے شعبے کا قیام فرمایا ہے۔ اس شعبے کا مقصد نادر تصاویر کو اکٹھا کر کے جماعت کی تاریخ کو تصویری رنگ میں محفوظ کرنا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس خصوصاً خلفائے احمدیت، صحابہ کرام و دیگر بزرگانِ سلسلہ اور تاریخی مواقع کی تصاویر ہوں وہ اس شعبہ کو بھجوا دیں تا کہ ان کو محفوظ کر لیا جائے۔ ان تصاویر کو محفوظ کرنے کے بعد باحفاظت شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ درخواست ہے کہ ریکارڈ دیتے وقت ہر تصویر سے متعلق ضروری کوائف مثلاً تاریخ، مقام وغیرہ ضرور ساتھ بھجیں۔ مزید معلومات اور رابطے کے لیے درج ذیل فون نمبر، ای۔میل یا ڈاک کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Makhzanul Tasaweer (AMJ)
22 Deer Park Road , London
SW19 3TL U.K.
Tel: Office: +44 (0)20 8875 7630
Mobile: +44 (0) 7909894532
omair@amjinternational.org

(عمیر علیم۔ انچارج دفتر شعبہ مخزن التصاویر)

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

ہم سب کے محبوب

جماعت احمدیہ برطانیہ کے "سیدنا طاہر نمبر" میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری ابتدائی یادوں میں وہ نقشہ اب بھی محفوظ ہے جب حضور ربوہ کے قائد تھے اور ربوہ کی تزئین کے لئے ہونے والے وقارِعمل کے دوران مٹی کی تگاری اُٹھاتے ہوئے ناہموار جگہ پر مٹی ڈال رہے تھے۔آپ کی دلنواز شخصیت کی وجہ سے دِل میں آپ کے لئے اُس زمانہ میں بھی محبت کا سمندر موجزن تھا۔

جب خاکسار جامعہ احمدیہ میں موازنہ مذاہب کا مضمون پڑھانے کی خدمت پر مامور تھا تو جامعہ کے طلبائے قدیم کی ایک انجمن بنانے کی تجویز ہوئی۔اس کے مختلف نام پیش کیے گئے بعض نے "مجلس طلبائے قدیم جامعہ احمدیہ" کا نام تجویز کیا۔میری بھی یہی رائے تھی۔حضورؒ نے ہنس کرفرمایا کہ آپ اتنے قدیم تو نہیں لگتے،اس کا نام مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ رکھ لیں ۔ خاکسار نے حضور کے ساتھ اس مجلس کے جنرل سیکریٹری کے طور پر پانچ سال تک کام کیا۔حضور کی ذات اس مجلس کی روح ورواں تھی۔ ایک بار حضور نے انسانی ذہن کی غیر معمولی اور اعجازی استعدادوں سے متعلق حیرت انگیز انکشافات پر مشتمل چھ تقاریر فرمائیں جن سے نامور علماء نے بھی استفادہ کیا اور سب حضور کے وسعتِ مطالعہ اور سحر انگیز بیان پر سر دھنتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے دوران دفتر جلسہ سالانہ ہی میں ایک شامیانہ نمازوں کی ادائیگی کیلئے مختص تھا۔حضور نائب افسر جلسہ سالانہ تھے۔آپ نے مغرب وعشاء کی نمازوں کی امامت شروع کی۔نمازِ مغرب پڑھاتے ہی حضور نے فرمایا: مجھے تو اب یاد آیا ہے کہ میرا وضو نہیں تھا۔پھر مکرم میر محمود احمد صاحب سے فرمانے لگے: محمود! تم دونوں نمازیں پڑھادو، میں وضو کر کے شامل ہو جاؤں گا۔انہوں نے فرمایا: نہیں ہم انتظار کریں گے۔ چنانچہ حضور وضو کر کے آئے اور نمازیں پڑھائیں۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ آپ کو کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں تھی صرف اللہ کے خوف اور محبت میں سرشار وجود تھا۔

جب خاکسار نائب وکیل التبشیر تھا تو حضور اور اہلِ قافلہ کے ویزوں کے سلسلہ میں اسلام آباد گیا ہوا تھا ۔خاکسار کی بیٹی بہت بیمار تھی۔ حضور کی خدام کی دلجوئی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ دفتر کا آدمی بچی کا حال پوچھنے آتا رہا۔اسی طرح جب خاکسار کے سُسر محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ میں وفات پاگئے تو اُن کی بیماری میں حضورؒ روزانہ بعض دفعہ دودو بار ادویہ تجویز فرماتے اور دعاؤں اور ہدایات سے نوازتے۔ ان کی وفات پر حضور کی طرف سے کھانا بھجوایا گیا۔

1997ء کے آخر میں خاکسار کو پیشاب میں خون آنا شروع ہوا۔خاکسار نے انڈوسکوپی کروانے کے لئے کلاس سے ایک دن کے لئے رخصت لی۔ جانے سے ایک روز قبل جب حضور کلاس سے نکلے تو میں نے دعا کیلئے خدمتِ اقدس میں درخواست کی۔ فرمایا: پتھری ہے اور کچھ نہیں بربرس (Q) لینا شروع کر دیں۔فکر نہ کریں، میں دعا بھی کروں گا۔جائیں اور خیریت سے واپس آئیں۔

خاکسار کی تین چار سال میں تین بار انڈوسکوپی ہوئی۔کرائسٹ چرچ کے ڈاکٹر نے کہا کینسر معلوم ہوتا ہے۔ایلنگ ہسپتال میں ڈاکٹر کلٹر بکس نے بڑی محنت کی لیکن کچھ پتہ نہ لگا کہ کیوں ہر چھ ماہ بعد یک دم شدید درد سے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ایلنگ ہسپتال کے ایک بڑے کنسلٹینٹ نے میری بیماری کی تفصیلی رپورٹ دیکھتے ہی کہا: پتھری کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر سالہا سال کے بعد اُسی نتیجہ پر پہنچے جبکہ حضورؒ نے چند سیکنڈ میں یہی تشخیص فرمائی۔

خاکسار کی بیٹی کو اتفاقاً Cyst ہوگیا۔ہم نے حضورؒ سے ملاقات کی۔فرمایا: دفتر سے اس کا بنا ہوا نسخہ لے لیں۔ایک ماہ میں تکلیف بڑھ گئی تو حضورؒ نے نسخہ ملاحظہ کر کے فرمایا Cyst کے دو تین نسخے ہیں۔ یہ نسخہ غلط ہے۔ چنانچہ ڈیوٹی پر مامور ڈاکٹر اب زیادہ توجہ سے ادویہ دینے لگے لیکن تکلیف بڑھتی چلی گئی۔ دو بار Key hole Surgery اور ایک بار میجر آپریشن ہوا۔خاکسار مسلسل دعا کیلئے عرض کرتا رہا اور آخری خط میں لکھا کہ ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ایک دن دفتر کے عملہ کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ حضورؒ نے آج بڑے درد کے ساتھ آپ کا اور بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پہلے لئیق صاحب کو دل کی شدید تکلیف اور بائی پاس آپریشن سے گزرنا پڑا اور اب بیٹی کی طرف سے فکرمند ہیں۔

میں یقینِ کامل سے کہہ سکتا ہوں کہ حضور کی اس توجہ نے یکدم اعجازی نشان کی حیثیت اختیار کرلی۔ ظاہر ہے اولاد کے لئے سبھی والدین دعائیں اور تدبیر کرتے ہیں یہی ہماری بھی کیفیت تھی۔ خاکسار نے ایک رات خواب دیکھا کہ صرف Sepia 30 اس کا علاج ہے۔خاکسار نے اُسی روز تمام دوائیاں بند کر کے صرف یہی دوا شروع کروادی۔اس کے بعد بحمداللہ تکلیف کا نام ونشان نہیں۔خود ڈاکٹر بھی حیران ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل احسان ہے جسے جذب کرنے کے لئے حضورؒ کی توجہ اور دعائیں ہمارے شامل حال ہوئیں۔

❁ ❁ ❁

مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں 19 برس تک خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے "سیدنا طاہرؒ سووینئر" میں شامل اشاعت اپنے مضمون میں آپ رقمطراز ہیں کہ 1982ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسلام آباد (پاکستان) کی کوٹھی بیت الفضل میں اچانک دل کے عارضہ سے بیمار ہوئے تو یہ عاجز اس وقت وہاں بطور مربی متعین تھا۔حضور انورؒ کی بیماری کی اطلاع ملنے پر ربوہ سے ناظر اعلیٰ حضرت مرزا منصور احمد صاحب،بعض افرادِ خاندان اسلام آباد پہنچ گئے۔ 9 اور 10 جون کی شب کو وفات کا سانحہ گذرا تو سارا ماحول سوگوار ہوگیا۔حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ اس مشکل وقت کو بڑی ہوش اور حوصلہ سے سنبھال رہے تھے۔تجہیز وتکفین کے جملہ انتظامات اور جماعتوں کو اس نازک صورتحال سے باخبر رکھنا آپ ہی کا کارنامہ تھا۔ جب آپؒ جسدِ اطہر کے تابوت کو لے کر صبح سویرے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے تو مجھے فرمایا کہ تم تبرکات لے کر عصر تک ربوہ پہنچ جاؤ۔ یہ عاجز حسبِ ہدایت ربوہ پہنچ گیا اور انتخاب خلافت میں حصہ لینے کی سعادت پائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کا عمل جاری تھا کہ اچانک میرا نام لے کر کہا گیا کہ قطعہ خاص میں آجاؤں۔حضورؒ وہاں سراپا دعا،غم اور صبر کی تصویر بنے کھڑے تھے۔ آپ نے میری دلجوئی کرتے ہوئے گلے لگایا اور فرمایا "تم نے بہت خدمت کی ہے"۔ پھر مٹی ڈالنے کا کہا۔

1984ء میں آپؒ ہجرت کر کے لندن وارد ہوئے تو خاکسار کو بھی گلاسگو سے لندن میں یاد فرمایا اور خاکسار کے سپرد ڈاک کا کام ہوا۔کام تھا کہ سمیٹے بھی نہ سمیٹا جاتا تھا۔حضور انور تھے کہ ہر پہلو سے انتہائی تیز رفتار۔ہم سب واقفین زندگی اور جماعت کے دوسرے کارکنان طفل مکتب تھے۔لیکن آپ نے جوہر شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے سب سے دین کا خوب کام لیا اور سب کو اپنی شفقتوں سے نوازا۔

آپ کو غلط تلفظ سے سخت کوفت ہوتی۔ ایک دو دفعہ مجھے بھی ایسا پکڑا کہ میں پانی پانی ہوگیا۔آپؒ ہر بات واضح ،معین اور صاف چاہتے۔غیر واضح مبہم بات، ادھورے پیغام اور غیر مصدقہ اطلاع دینے والے کو وقت کا ضائع کرنے والا گردانتے۔

آپ شفقت ومحبت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھے جس کا فیضان عام تھا لیکن کارکنوں اور واقفین زندگی کیلئے تو سراپا رحمت تھے۔اس عاجز کی چھوٹی بیٹی (جو MTA پر نظمیں پیش کرتی تھی) سے بہت پیار کرتے، اس کے ملبوسات کی ذمہ داری خود اٹھالی۔ میری اہلیہ جب پتے میں پتھری اور لبلبہ کے مرض میں مبتلا ہوئی تو کئی بار عیادت کا پیغام اور پھول بھجوائے۔ آپریشن کی کامیابی اور شفاء کا معجزہ ہم نے دیکھ لیا۔

ہم تقریباً چودہ سال ایسٹ لندن کے مشن ہاؤس "بیت الاحد" کی بالائی منزل کے دو کمروں میں رہائش پذیر رہے۔رہائشگاہ تنگ اور خستہ ہوگئی اور ہم بیمار رہنے لگے تو ایک دن حضورؒ کی خدمت میں حقیقت حال لکھ کر تبدیلی رہائش کی درخواست کی۔حضورؒ کی ہدایت پر اسی وقت اسلام آباد ٹلفورڈ میں گھر مل گیا۔ چندروز بعد عید کے دن حضورؒ اسلام آباد تشریف لائے تو میری درخواست پر گھر میں بھی تشریف لائے اور بے تکلفی سے معائنہ فرمایا۔ کچن سے خود ہی تیار شدہ اشیاء سے تھوڑا تھوڑا چکھ کر ہمیں خوش کردیا۔کسی عرب شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔جس کا اردو ترجمہ کچھ یوں ہے کہ زمانے گذر گئے اس کی کوئی مثال نہیں لاسکے۔اب وہ آیا ہے تو زمانہ اس کی نظیر لانے سے عاجز آگیا ہے۔

❁ ❁ ❁

جماعت احمدیہ برطانیہ کے "سیدنا طاہرؒ سووینئر" میں مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب حضورؒ کی قبولیت دعا اور شفقت کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹیوں میں سے سب سے بڑی کی شادی حضور رحمہ اللہ کی بابرکت ترغیب سے جلد ہی ہوگئی۔ یہ واقعہ جو میں بتانے جارہا ہوں اس وقت کا ہے جب حضورؒ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی بی بی طوبیٰ صاحبہ کی شادی ہوئی تھی۔اس وقت میں اپنی چار بیٹیوں کے لئے مناسب رشتہ تلاش کررہا تھا۔بدقسمتی سے برطانیہ میں لڑکیوں اور لڑکوں کا تناسب ناموافق ہے۔یعنی لڑکوں کی نسبت ایسی لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے جن کے لئے رشتہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔اس وقت اپنے ذہن پر یہی "بوجھ" لئے میں نے اور میری بیگم نے حضورؒ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران میری بیوی نے مذاقاً حضورؒ سے کہا کہ وہ ہماری بیٹیوں کے معاملہ پر زیادہ توجہ نہیں دے رہے۔ایک لمحہ کی ہچکچاہٹ کے بغیر حضورؒ نے کمال مہربانی سے ہماری بیٹیوں کے لئے مناسب رشتہ تلاش کرنے کا وعدہ کرلیا۔ الحمدللہ میرے سب بچے والدین کی پسند کی شادی پر یقین رکھتے ہیں،مزید اس معاملے میں حضورؒ کی دلچسپی دہرا انعام تھا۔

بدقسمتی سے اس کے بعد جلد ہی حضور اقدس بیمار ہوگئے۔ دنیا بھر کے احمدی یہ دیکھ کر پریشان تھے کہ اتنی متحرک شخصیت نے بیرونی معاملات میں مداخلت نہ ہونے کے برابر کردی تھی۔ مجھے یہ بیان کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ اُس وقت مَیں یہ سوچ کر مایوس اور پریشان ہوگیا کہ اگر خدانخواستہ حضور مکمل صحتیاب نہ ہوئے تو نتیجۃً ان کا وعدہ بھی ادھورا رہ جائے گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے۔ الحمدللہ کہ حضور اقدس مکمل طور پر صحت یاب ہوگئے۔صحت یابی کے چند دن بعد ہی حضور اقدس نے مجھے اور میری بیوی کو اپنے دفتر میں بلایا۔ ہم دونوں دفتر میں بیٹھے حضور اقدس کا انتظار کررہے تھے۔ بہت گھبراہٹ تھی اور ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ہمیں کیوں بلایا گیا ہے۔ حضورؒ اپنی مخصوص دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کمرہ میں تشریف لائے۔سلام کے بعد حضورؒ نے فرمایا کہ انہیں کچھ مہینے پہلے کا کیا ہوا اپنا وعدہ یاد ہے کہ وہ ہماری بیٹیوں کے لئے مناسب رشتہ تلاش کریں گے۔

اس کے بعد حضورؒ نے نہایت محبت سے اپنا وعدہ نبھایا چنانچہ ایک ہی سال کے عرصہ میں ہماری سب بیٹیوں کی شادی ہوگئی اور حضورؒ نے ازراہ شفقت شادیوں کی مختلف تقریبات میں شرکت بھی کی۔خصوصاً ہماری سب سے چھوٹی بیٹی کی شادی وہ آخری شادی تھی جس میں حضورؒ نے شرکت کی۔

مندرجہ بالا واقعہ سے اخذ کیا گیا نتیجہ یہ ہے کہ حضور اقدسؒ (جو کہ دنیا کے مصروف ترین انسان تھے اور پوری دنیا کے معاملات پر ان کی نظر تھی اور انفرادی کاموں کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا تھا) نے اپنے ایک ادنیٰ غلام سے کئے گئے وعدہ کو باوجود خرابی صحت کے پورا کیا۔تو کیا ہم میں سے ہر احمدی کی یہ ذمہ داری نہیں کہ وہ خلیفۃ المسیح اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے اپنے عہد کی پاسداری کرے!۔

❁ ❁ ❁

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
15th September 2006 –21st September 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 15th September 2006

00:15 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10 Al-Maa'idah: A cookery programme
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 151, Recorded on: 23/04/1996.
02:30 MTA Variety: A seminar on the blessed scheme of wassiyat.
03:20 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
04:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 19th December 2004.
05:15 Moshaairah: An evening of poetry. Part 1.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Children's Class with Huzoor. Recorded on 24th December 2004 in France.
08:35 Le Francais C'est Facile: No. 75
09:00 Siraiki Service
09:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 9, Recorded on 7th April 1994.
10:15 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool
12:00 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15 Bengali Service
15:30 Seerat Sahaba Rasool [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:20 Interview
17:45 Le Francais C'est Facile: No. 75 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News [R]
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 Urdu Mulaqa'at: Session 9 [R]
23:05 MTA Travel: A visit to the Moroccan city of Marrakesh.

Saturday 16th September 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:45 Le Francais C'est Facile: No. 75
01:10 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 152, Recorded on: 24/04/1996.
02:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th September 2006.
03:25 Bengali Service
04:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 9, Recorded on 7th April 1994.
05:10 Interview
05:30 MTA Variety: A visit to the Moroccan city of Marrakesh.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 29th December 2004.
08:00 Ashab-e-Ahmad
08:45 Friday Sermon [R]
10:00 Indonesian Service
10:55 French Service
12:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
12:55 Bangla Schomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:00 Moshaairah: An evening of poetry. Part 2.
17:00 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21/10/1995, Part 1.
17:50 MTA Variety
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International Jamaat News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:00 Husn-e-Biyan: A quiz programme
22:30 MTA Variety [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 17th September 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:05 Husn-e-Biyan: A quiz programme
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 153, Recorded on: 25/04/1996.
02:45 Ashab-e-Ahmad
03:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th September 2006.
04:50 Moshaairah: An evening of poetry. Part 2.
06:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 29th December 2004.
08:00 Learning Arabic: Programme No. 1
08:35 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 3rd February 2006.
12:00 Tilaawat & MTA News Review
12:45 Bangla Schomprochar
13:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th September 2006.
14:30 Huzoor's Tours [R]
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 26/03/1995. Part 1.
18:05 Learning Arabic: Programme No. 1 [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 154, Recorded on: 30/04/1996.
20:35 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:05 Huzoor's Tours [R]
23:25 Ilmi Khutbaat

Monday 18th September 2006

00:15 Tilaawat, Hamari Taleem, MTA News Review
01:15 Learning Arabic: Programme No. 1
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 154, Recorded on: 30/04/1996.
02:40 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th September 2006.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 26/03/1995. Part 1.
04:45 MTA Variety: Documentary about a free eye camp
05:15 Ilmi Khutbaat
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Children's Class with Huzoor. Recorded on 9th January 2005 in Spain.
08:20 Le Francais C'est Facile: Programme No. 24
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 3, Recorded on: 08/08/1997.
10:05 Indonesian Service
11:05 Signs of Latter Days
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Schomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 14/10/2005.
15:10 Signs of Latter Days
16:05 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
17:10 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 155, Recorded on: 01/05/1996.
20:35 International Jamaat News
21:10 Children's Class[R]
22:20 Friday Sermon Recorded on: 14/10/2005 [R]
23:15 Medical Matters: A series of health programme

Tuesday 19th September 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Le Francais C'est Facile: Programme No. 24
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 155, Recorded on: 01/05/1996.
02:25 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 14/10/2005.
03:25 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 3, Recorded on: 08/08/1997.
04:25 Medical Matters: A series of health programmes.
05:05 Signs of Latter Days
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor. Recorded on 22nd January 2005.
08:05 Learning Arabic: Programme No. 1
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 29/06/1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Address to ladies, delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community on the occasion of Jalsa Salana UK 2006. Recorded on: 29th July 2006.
14:55 Learning Arabic: Programme No. 1 [R]
15:10 Seerat-un-Nabi (saw)
16:00 Children's Class [R]
17:10 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Children's Class [R]
22:10 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:55 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 20th September 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:05 Learning Arabic: Programme No. 1
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 156, Recorded on: 02/05/1996.
02:40 Jalsa Salana USA 2005: Speech delivered by Ameer Sahib USA on the topic of "Brotherhood".
03:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 29/06/1996.
05:20 Seerat-un-Nabi (saw)
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 23rd January 2005.
08:20 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 24/11/1996. Part 1.
10:00 Indonesian Service
10:55 Swahili Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:10 Bangla Schomprochar
14:10 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 22/07/1983.
14:35 MTA Travel: Attractions of New Zealand
15:10 Jalsa Speeches: A speech delivered by Ataul Mujeeb Rashed on the topic of "The Promised Messiah (as)'s Jihad of the pen", delivered on the occasion of Jalsa Salana UK, recorded on 27th July 2002.
15:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
17:15 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 157, Recorded on: 07/05/1996.
20:35 International Jamaat News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:20 Jalsa Speeches [R]
22:55 MTA Travel [R]
23:30 Friday Sermon: From the Archives [R]

Thursday 21st September 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Husn-e-Biyan
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 157, Recorded on: 07/05/1996.
02:55 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 34.
03:25 Hamaari Kaa'enaat
04:00 From the Archives : Recorded on: 22/07/1983.
04:30 MTA Travel: Attractions of New Zealand
05:25 Jalsa Speeches: A speech delivered by Ataul Mujeeb Rashed on the topic of "The Promised Messiah (as)'s Jihad of the pen" on the occasion of Jalsa Salana UK, recorded on 27th July 2002.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 29th January 2005.
07:55 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 20, Recorded on 12th June 1994.
08:55 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:20 Indonesian Service
11:20 Pushto Muzakarah
12:05 Tilaawat, Dars & MTA News Review
13:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday Sermon, recorded on 15th September 2006.
14:00 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 148, Recorded on: 19/08/1996.
15:05 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:30 Moshaa'irah: An evening of poetry. Part 2
17:20 English Mulaqa'at [R]
18:30 Arabic Service
20:35 News Review Mid week
21:05 Tarjamatul Qur'an Class. Session 148 [R]
22:10 Al Maa'idah
22:25 MTA Variety: A seminar on the blessed scheme of Wassiyat.
23:10 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 13 | Friday September 08, 2006 | Issue No. 36

دریائے Neckar کے کنارے آباد ’’من ہائیم‘‘ شہر کی وسیع وعریض ’’مئی مارکیٹ‘‘ میں جماعت احمدیہ کے (31) اکتیسویں بابرکت جلسہ سالانہ کا پوری شان وشوکت سے کامیاب انعقاد

اُنتیس ممالک کے قریباً بیس ہزار روحانی جذبہ سے مخمور افراد کی شمولیت

ربوہ،برطانیہ،اور جرمنی کے علماء سلسلہ و مقررین کے خطابات،11 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ کا اکتیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 19,18, 20، اگست 2006ء کو دریائے Neckar کے کنارے واقع شہر من ہائیم کی وسیع وعریض مئی مارکیٹ میں روحانی ماحول لئے ہوئے پوری شان و شوکت سے منعقد ہوا۔اس جلسہ سالانہ میں انتیس ممالک کے 19254 مرد،خواتین وبچوں نے شرکت کی۔جلسہ گاہ کے اندر مخصوص کی گئی جگہ میں دور دور سے آئے ہوئے مہمانانِ جلسہ نے اپنے اپنے خیمہ جات نصب کئے۔ان رنگ برنگے 609 خیمہ جات کا منظر بہت دلکش تھا۔اس کے علاوہ قریبی رشتہ داروں کے گھروں اور ہوٹلوں میں بھی کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے جہاں سے جلسہ گاہ تک لانے اور لے جانے کا انتظام تھا۔ باجماعت تہجد ونمازوں،ذکرالٰہی کے علاوہ ان فرزانوں نے اپنا وقت علماء سلسلہ،جو جرمنی کے علاوہ ربوہ اور برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے تھے،کے روح پرور،پُر معارف وپُر مغز خطابات سننے میں گزارا اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اُٹھایا۔جلسہ گاہ کے اندر پانچ سو کی تعداد میں ترجمہ سننے کے لئے اور چھ سو ضعیف و بیمار مہمانان کے لئے کُرسیاں لگائی گئیں۔اخبارات،ٹی وی کے نمائندگان جلسہ گاہ میں موجود رہے اور جلسہ کی نیک نامی کی تشہیر میں مثبت کردار ادا کیا۔چار ہزار کے قریب کارکنان نے دن رات مہمانوں کی خدمت کی۔خوش قسمتی سے مئی مارکیٹ کے ساتھ ہی سٹی ایرپورٹ کی وسیع پارکنگ ہے،اس سے پارکنگ میں یہاں بہت سہولت ہے۔معذور،بیمار اور بوڑھے افراد کو گیٹ سے ملحق پارکنگ میں جگہ دی جاتی ہے۔جلسہ پر چار ہزار کاریں پارک کی گئیں۔

اس مرتبہ بچوں والی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا خیمہ الگ نصب کیا گیا تھا جس میں ایک LED اسکرین،جس کی کوالٹی کو دن کی روشنی بھی خراب نہیں کرسکتی،کا انتظام تھا۔ایسی ہی ایک اسکرین مردانہ جلسہ گاہ اور دو عدد باہر کھلے میدان میں نصب تھیں تا کہ جلسہ گاہ سے باہر ڈیوٹیوں پر موجود افراد بھی جلسہ کی کارروائی سے محروم نہ رہیں۔مہمانوں کی سہولت کی خاطر ضیافت کا چار علیحدہ علیحدہ جگہ میں انتظام تھا۔ جہاں مرچ مسالہ،یورپین طرز وپرہیزی قسم کے کھانے مہیا تھے۔ ڈیوٹی دینے والوں کے لئے کھانا چوبیس گھنٹے کھلا رکھا گیا تھا۔مہمانانِ کرام کے لئے کئی سو دیگوں میں دن رات کھانا تیار ہوتا رہا۔فرسٹ ایڈ کے شعبہ میں جلسہ کے ایام میں کُل 675 مریضوں کو مدد دی گئی۔اسی طرح اشاعت کے اسٹال پر 23500 یورو اور سمعی بصری کے اسٹال پر 300 یورو کی سیل ہوئی۔

تقریب معائنہ

بروز جمعرات مورخہ 17 اگست 2006ء کو معائنہ کا دن تھا۔ شام کو مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔آپ نے جلسہ سالانہ کے 74 شعبہ جات کا معائنہ کیا،اس کے فوراً بعد کارکنان جلسہ سالانہ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے جس کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب نے کارکنان کو ہدایات سے نوازا۔

تقریب پرچم کشائی

وقفہ کے بعد چار بج کر تیس منٹ پر تقریب پرچم کشائی شروع ہوئی۔ وقف نو کے بچے و بچیاں اور خدام اس دوران ترانے پڑھ رہے تھے۔4 بج کر پچاس منٹ پر مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مربی انچارج مکرم حیدر علی صاحب ظفر تشریف لائے اور پرچم بلند کئے،فضاء نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی،رنگین غبارے لہراتے ہوئے ہوا کے دوش پر بلند ہوئے۔اس تقریب کی منظر کشی ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر سے کی گئی۔دُعا کے بعد احباب پنڈال میں آگئے جہاں پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

اجلاس اوّل

برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مکرم ومحترم مولانا نصیر احمد صاحب قمر،مدیر اعلیٰ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل وایڈیشنل وکیل الاشاعت کی زیر صدارت پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قُرآن کریم سے شروع ہوئی۔نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص طور پر اس موقع کے لئے بھجوایا تھا۔ احباب جرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس پیغام کو اردو میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھا۔اس کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے ’’قبولیتِ دُعا: ہستی باری تعالیٰ کا ایک بیّن ثبوت‘‘ کے عنوان پر سحر انگیز تقریر کی۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا جس میں معاشرتی برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے آپ نے اُن کے خلاف جہاد یعنی ’’جہاد بالنفس‘‘ کی تلقین کی۔اجلاس کی کارروائی کے اختتام پر تبلیغ ہال میں ترک احباب کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔اس ہال میں آج سارا دن مختلف قومیتوں کے زیر تبلیغ افراد تشریف لاتے رہے جن میں جرمن، البانین، بلغارین، رشین، ترک،عرب،افریقن اور پاکستانی شامل تھے۔خواتین کے لئے پردہ کا علیحدہ انتظام تھا۔

آج ترجمانی کی سہولت سے سات زبانوں میں 167 مہمانوں نے فائدہ اُٹھایا۔آج کی کُل حاضری تقریباً 16000 تھی۔

19 اگست 2006ء بروز ہفتہ

آج صبح نماز تہجد کے لئے صبح ساڑھے تین بجے شعبہ تربیت کے تحت صلّ علیٰ کا ورد شروع کر دیا گیا تھا۔ چار بجے نماز تہجد حافظ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی اور نماز فجر 5:25 پر ادا کی گئی۔جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔

اخبار من ہائیم مارگن نے اپنی 19 اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر تصاویر سمیت تفصیل سے شائع کی۔ ریڈیو،اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان آج بھی جلسہ گاہ میں موجود رہے۔اور تصاویر وغیرہ بناتے رہے۔

اجلاس اوّل

اجلاس کی کارروائی دس بج کر پندرہ منٹ پر زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ،نائب صدر انصاراللہ پاکستان شروع ہوئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر، جو ایک معروف سائنس دان اور صدر قضاء بورڈ جرمنی بھی ہیں نے ’’علوم جدیدہ اور قُرآن‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ’’اسلام کی تعلیمات امن‘‘ کے موضوع پر اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے ’’اسلامی تعلیمات کی رو سے شریک حیات کا انتخاب‘‘ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مالٹا سے آئے ہوئے وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبر اور سابق وزیر قانون جناب ڈاکٹر gavin gulia نے مختصر خطاب کیا۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت جرمنی کی طرف سے معزز مہمان کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔نماز ظہر وعصر جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں۔

کل کی طرح آج بھی تبلیغ ہال میں مختلف قومیتوں کے غیر از جماعت دوست تشریف لاتے رہے۔جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بعد دوپہر ہوئی جس میں 250 سے زائد مہمان شریک ہوئے۔مکرم لئیق احمد صاحب منیر اور مولانا عبدالباسط صاحب طارق ،مربیانِ سلسلہ نے سوالات کے جواب نہائت مدلل اور حسین پیرائے میں دیئے۔

اجلاس دوئم

پانچ بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت قادیان شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو پاکستان سے تشریف لائے ہوئے تھے،نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق باللہ‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب ،جو برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے تھے ،نے ’’آنخضرت ﷺ ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے علاوہ تین معزز مہمانان نے تقاریر کیں۔ البانیا سے آئے ہوئے ایک سابق جرنل مکرم ’’بُیار رامئی‘‘ صاحب نے بھی احباب سے خطاب کیا اور بیعت فارم پر کر کے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔19 ممالک کے مہمانان سمیت آج حاضری 18708 تھی۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں